SAFE THROUGH
THE BLOOD OF CHRIST.

مسیح کے خون کے سبب سے محفوظ

یہ کتاب ولیم ریڈ صاحب ایم اے کی مشہور کتاب "سیف تھرو دی بلڈ آف کراسٹ" کا ترجمہ ہے مصنف نے اس میں نہایت موثرانہ صورت میں کلام اللہ کی آیات سے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ گنہ گار کی نجات سوائے مسیح کے خون کے اور کسی وسیلے سے ہو نہیں سکتی سلطان الواعظین مسٹر سپرجن کے ایک وعظ کا ترجمہ بھی اس میں شامل ہے

پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی
انارکلی لاہور

باراول ۱۰۰۰ قیمت ۲ر

P. R. B. S. Lahore, Reg. No. 1581.

فہرست مضامین

مُقدّمہ یا تمہید

میری طبیعت بچپن ہی سے مذہبی باتوں کی طرف بہت مائل رہی ہے۔ چنانچہ جب میں چھوٹا سا لڑکا تھا میں اپنی دعائیں بار بار دہرایا کرتا تھا۔ کیونکہ میں نے سُنا تھا کہ جو کچھ زمین پر کیا جاتا ہے۔ وہ آسمان پر لکھا جاتا ہے۔ اور میں چاہتا تھا کہ آسمانی دفتر میں میری نیکیوں کے انبار جمع ہو جائیں۔ جب میں دس برس کا ہؤا تو میں نے سُنا کہ بعض اشخاص بائیبل کو خدا کا کلام نہیں مانتے۔ یہ سُنکر میرے دل میں بھی شک پیدا ہؤا کہ واقعی بائیبل کے کلام اللہ ہونے کا کافی ثبوت موجود نہیں ہے۔ اور اگر یہ کتاب منجانب اللہ ہوتی تو اس کا ثبوت خداوند ایسا بہم پہنچاتا کہ کسی کو انکار کرنے کی جُرات نہ ہوتی۔ میں اپنے دِل میں کہتا تھا کہ اگر خدا چاہتا تو آسمان کی سطح پر جلی قلم سے یہ الفاظ لکھوا دیتا "میں خداوند ہوں" پھر تو کوئی بھی اُس کی ہستی کا مُنکر نہ ہوتا۔

یا اگر بائیبل اسکی طرف سے ہوتی تو اس کے مکاشفہ کی حقیقت پر سے ہر طرح کا پردہ اُٹھایا جاتا اور پھر کوئی متنفس بھی اسکے منجانب اللہ ہونے پر شک نہ کرتا۔ اس قسم کے خیالات میرے دل میں بار بار آتے تھے مگر چونکہ پُورے پُورے طور پر راسخ نہیں ہونے پاتے تھے۔ اس لئے میری اُن ایام کی بے ایمانی کا غُبار بہت جلد دُور ہو گیا۔

جب میں مدرسہ میں تعلیم پاتا تھا اس وقت روزانہ عبادت کی ضرورت اور سنجیدگی کا خیال میرے دل پر نقش کالحجر ہو گیا تھا۔ اور جب میں اپنے گھر واپس آیا تو میں نے ارادہ کیا کہ روزانہ عبادت کا سلسلہ جاری رکھونگا لیکن لوگوں کا ڈر اِسقدر زور پر تھا کہ میں اپنے ارادے کو عمل میں نہ لاسکا چونکہ کوئی مسیحی دوست موجود نہ تھا جو مجھ کو صلاح دیتا یا دینی فرایض کے متعلق ہادی ہو کر میری ہمت بڑھاتا۔ اس لئے دینی خیالات رفتہ رفتہ کافور ہو گئے۔ اور میری سیرت ان حالات اور واقعات کے سانچے میں ڈھلنے لگی جن کی تاثیروں سے میں گھرا ہُوا تھا۔ مگر چُونکہ سکول میں مجھ کو نیکی کی پیروی کرنے کی تعلیم دیگئی تھی اور سکول چھوڑتے وقت ایک مسیحی خاتون نے مجھے بتا دیا تھا کہ گھر پہنچ کر مجھ کو کیسی زندگی بسر کرنا چاہئے۔ اور چونکہ ایک ذمہ واری کا کام بھی میرے سپُرد کر دیا گیا تھا اسلئے میری

طبیعت کا میلان نیکی اور راستی اور سچائی کی طرف ہی رہا۔
کتب بینی کا شوق مجھے از حد تھا۔ اور چونکہ تاریخی اور ادبی مضامین پر اچھی اچھی کتابیں میرے پاس موجود تھیں اس لئے شب و روز کتابیں پڑھ پڑھ کر دل خوش کیا کرتا تھا۔ مجھے ایک ہی مقصد مدِ نظر تھا اور وہ یہ کہ میری معلومات کا ذخیرہ دن بدن بڑھتا جائے۔ چونکہ تحصیل علم کا شوق زوروں پر تھا اس لئے دقیق اور مشکل مضامین کی کتابیں خوب پڑھتا تھا۔ ناولوں کو ہاتھ نہیں لگاتا تھا کیونکہ ان سے مجھے بڑی نفرت تھی۔ بڑے بڑے مضامین کا مطالعہ کرنا مجھے بہت پسند تھا لہذا طرح طرح کے علوم سے بہت جلد واقف ہو گیا۔ ایک دفعہ تو کتابوں میں ایسا ڈوبا کہ گرجہ جانا بھی چھوڑ دیا۔ تاکہ اتوار کی خاموشی میں خوب دل لگا کر پڑھا کروں۔ مگر یہ بات مجھ پر بہت جلد منکشف ہو گئی کہ ایسا کرنا گناہ ہے۔ اِس لئے میں نے اس حرکت کو جلد ترک کر دیا۔
چند سالوں کے بعد میری ملاقات اس خادم الدین سے ہوئی جو اس شہر میں جہاں میں رہتا تھا سب خادمانِ دین سے زیادہ مبشرانہ اصول کا پابند تھا۔ پس میں نے ایک فصیح پادری صاحب کی منادی کو جو باعتبار فصاحت کے نہایت میٹھی ہوتی تھی چھوڑ کر اُس منادی کو سُننا شروع کیا جس میں

فصاحت تو کم ہوتی تھی مگر خدا کے فضل کی خوشخبری زیادہ پائی جاتی تھی۔ اس سے میرے سوچنے اور پڑھنے پر بڑا اثر پیدا ہؤا اور نتیجہ یہ ہؤا کہ میرے مزاج میں سنجیدگی۔ دینداری اور مذہبی جوش پیدا ہو گیا۔ پڑھنے کا شوق مذہبی معاملات کے متعلق بھی بدستور جاری رہا۔ چنانچہ میں بڑی سرگرمی اور تن دہی سے پاک نوشتوں اور دینی کتابوں کا مطالعہ کرتا رہا **فلیٹ وڈ** صاحب کی **حیاتِ مسیح** کو کئی بار پڑھا۔ اس کے مطالعہ میں دل ایسا لگ گیا کہ میں رات کے دو دو تین تین بجے تک اُس کو بیٹھا پڑھتا رہتا تھا۔ مگر جن حالات سے میں گھرا ہؤا تھا اور جن آزمائشوں کے بادل میرے سر پر جھوم رہے تھے وہ میرے شوق کتب بینی کو حد اعتدال سے بڑھنے نہیں دیتے تھے کیونکہ میں مجبور تھا کہ پڑھنا چھوڑ کر اپنے فرض کو بھی ادا کروں۔

کچھ تو گرجا کی منادی کے سبب سے اور کچھ اپنے مطالعہ کے ذریعہ سے میں مسیحی تعلیمات کے سلسلہ سے بخوبی واقف ہو گیا۔ اور یہ خیال کر کے کہ میں سچا عیسائی ہوں۔ کیونکہ میں مسیحی صداقت اور تجربہ کی نسبت بہت کچھ جانتا تھا اور اچھی باتوں کو بہت پسند کرتا تھا۔ میں نے یہ ارادہ کیا کہ کلیسیا میں شریک ہو جاؤں۔ جو سوالات مجھ سے کئے گئے میں نے ان سب کا بہت اچھا جواب دیا۔ مگر مجھ سے کسی نے یہ نہ پوچھا کہ کیا **تم از سرِ نو پیدا**

ہو گئے ہو"؟ خیر میں کلیسیا کا ممبر بن گیا اور ہمیشہ باقاعدہ طور پر خداوند کی عشائے میں شامل ہوتا رہا۔ ان دنوں میں ہر اتوار کی صبح کو دور دراز فاصلہ طے کر کے ایک دعائیہ جلسے میں جایا کرتا تھا۔ مگر جو کچھ کیا کرتا تھا اُس کا مُدّعا "اعمال" ہی ہوتا تھا۔ کیونکہ میں سوچتا تھا کہ میں غیر معمولی فرائض کو ادا کر کے اپنے لئے غیر معمولی انداز کا ثواب جمع کر رہا ہوں۔ نیکی کرنے سے مجھ کو واقعی ایک سچی راحت حاصل ہوتی تھی۔ کچھ عرصہ کے بعد میں ایک بائیبل کلاس میں شامل ہؤا۔ اور جو مضامین طلباء کے غور و فکر کے لئے دیئے گئے تھے میں نے ان میں ایسی تیاری بہم پہنچائی کہ میں سب پر گوئے سبقت لے گیا ازاں بعد نوشتوں کے مطالب پر حاوی ہونے اور اپنے دل کو خوش کرنے کے لئے میں نے اپنی بائیبل کو ایک تفسیر کے ساتھ پڑھنا شروع کیا اور جب وہ تفسیر ختم ہو گئی تو دوسری پڑھنی شروع کی۔ اور ایسی انتھک محنت اور سرگرمی سے اس کام میں مصروف ہؤا کہ بیان کرنا مشکل ہے۔ ان کتابوں کی مدد سے میں کئی کئی گھنٹوں تک نوشتوں کی تلاوت میں مگن رہتا تھا۔ اور اس مشغلہ کو اور سب باتوں سے زیادہ پسند کیا کرتا تھا۔ لیکن میں نوشتوں کو چنداں اس لئے نہیں پڑھتا تھا کہ میں خدا کو پیار کرتا تھا۔ پر اس لئے کہ میں اپنی معلومات کو

بڑھانا چاہتا تھا۔ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ مجھے نہ تو چرچ ممبر ہونے سے پہلے اور نہ کئی سال بعد تک گناہ کی روحانی شناخت حاصل ہوئی۔ اور چونکہ گناہ کی اصل حقیقت کا عقدہ وا نہیں ہوا تھا اس لئے میں بائبل کو ضمیر کی روشنی اور دل کی لگن سے نہیں پڑھا کرتا تھا بلکہ بیشتر عقلی طور پر اس کا مطالعہ کیا کرتا تھا۔ میں چاہتا تھا کہ نوشتوں کی تلاش کروں تاکہ خدا کو پاؤں مگر یہ نہیں سمجھتا تھا کہ خدا کا سچا عرفان محض ہماری ضرورتوں کے سچے احساس کے وسیلے حاصل ہوتا ہے۔ میں خیال کرتا تھا کہ میں سچائی سے کافی طور پر واقف ہو گیا ہوں۔ لیکن میں نے کبھی اس بات کو پورے پورے طور پر محسوس نہیں کیا تھا کہ میں تو بالکل کھویا ہوا ہوں اور ہلاکت کے پنجہ میں گرفتار۔ اسی لئے میں نے کبھی دل سے یہ دعا نہیں مانگی تھی "اے خداوند مجھے بچا کیونکہ میں ہلاک ہو رہا ہوں"۔

لیکن چند سال کے بعد حالت دگرگوں ہو گئی۔ یعنی مجھے نہ تو اپنی دینداری پر بھروسہ رہا اور نہ اپنی ذات پر۔ تاہم بجائے اس کے کہ میں سیدھا یسوع کے پاس جاتا میں اطمینان قلب کے لئے اور اور وسائل آزمانے لگ گیا۔ چنانچہ میں نے اچھی طرح پڑھ کر۔ اور اچھی طرح دعا مانگ کر اور اچھی طرح عمل کر کے اپنے آپ کو اچھا بنانا شروع کیا۔ اور کچھ عرصہ تک یہ وغیرہ جاری

بھی رہا۔ میں اپنے چال چلن میں نہایت محتاط۔ رفتار و گفتار میں صادق اور نمونہ کے لائق تھا۔ اور چونکہ میری ضمیر کی اُفتاد نہایت نازک اور اثر پذیر واقع ہوئی تھی اس لئے اگر میں کبھی بہت سا نہیں پڑھتا تھا یا اپنے فرائض کو ادا نہیں کرتا تھا تو اپنے دل میں بہت ہی بے چین ہو جاتا تھا۔ صبح کو اگر کوئی مجھے ملنے آتا تھا تو میں بہت ناخوش ہوتا تھا کیونکہ اس سے میرے مقررہ فرائض کی بجا آوری میں بڑا رخنہ پیدا ہوتا تھا۔ جب میں اپنے عزیز اور ذکی اور ذہین دوستوں سے ملتا تھا تو میں اُنکی باتوں میں ایسا لگ جاتا تھا کہ خدا کی باتوں کا کچھ خیال نہیں رہتا تھا۔ اور جب پھر خدا کو اس طرح فراموش کرنے کے بعد تنہا ہوتا تھا اور دیکھتا تھا کہ دینداری کے جہاز کو باد مخالف کا مقابلہ کر کے آگے بڑھانا ہے تو کمر ہمت کسکر اس کام میں پھر مصروف ہو جاتا تھا۔ واضح ہو کہ جب میں اور اور مشاغل کے سبب دینی خیالات سے دُور ہٹ جاتا تھا تو کتنے عرصہ تک خدا کبھی یاد ہی نہیں آتا تھا۔ مگر اس قسم کی فراموشی کے بعد عموماً بڑی جد و جہد اور ندامت اور تلافی مافات کی خاطر عجیب قسم کی نفس کشی دامنگیر ہوا کرتی تھی۔ غرضیکہ مذہب کو اپنی زندگی کی تجویز میں پورا پورا دخل دینا میرے لئے ایک بڑا مشکل کام تھا جب میں اچھے کام کرتا تھا۔ اچھی طرح پڑھتا تھا۔ نوشتوں کی

باتوں کو اپنے دماغ میں جمع کرتا تھا۔ سنڈے سکول میں جا کر اچھی طرح پڑھاتا تھا۔ مذہبی رسالوں کو خوب تقسیم کرتا تھا۔ اور لوگوں کو جا جا کر ہمدردی سے دیکھتا تھا تو سمجھتا تھا کہ میں نے خوب کام کیا ہے۔ لیکن اگر اپنے فرض کے ادا کرنے میں قاصر نکلتا تھا تو اپنے آپ کو بڑا بدبخت تصور کرتا تھا۔

چونکہ میرے دل میں کسی طرح کا مکروفریب نہ تھا۔ اور میرا چال چلن بھی بے داغ تھا یہاں تک کہ نہ صرف میں خود بلکہ اور لوگ بھی مجھے دیندار سمجھتے تھے اس لئے میں کئی سال تک جس طرح ہوسکا اس طرح شرعی فرمانبرداری کے دلدل میں سے گذرتا رہا۔ اس عرصہ میں ایک دفعہ بھی میرے دِل میں یہ خیال نہ آیا کہ میرے مذہب میں ایک بڑا نقص پایا جاتا ہے حالانکہ میرے دِل میں کچھ بھی اطمینان نہ تھا۔ قوت تمیز اگر کبھی کاوش پیدا کرتی تھی تو یہ خیال کہ میں اپنے فرائض ادا کررہا ہوں اسے خاموش کردیتا تھا۔ تاہم اسے حقیقی راستبازی کا اطمینان حاصل نہ تھا اور نہ اسے وہ صفائی حاصل تھی جو اس وقت نصیب ہوتی ہے جبکہ انسان کی ضمیر راستباز مسیح کے خون کے وسیلے مردہ کاموں کی آلائش سے دھوئی جاتی ہے۔ میری غلطی یہ تھی کہ میں سمجھتا تھا کہ محض جلنے کا نام مذہب ہے اور یہ نہیں خیال کرتا تھا کہ اس میں اس کے

حصول کا احساس بھی شامل ہے۔ اور چونکہ میری ضمیر روحانی طور پر بیدار نہیں ہوئی تھی اس لئے میں قریباً بارہ برس تک اس فریب خوردگی کی حالت میں پھنسا رہا۔ میرا خیال ہے کہ میں اُس وقت ایک اور بڑی غلطی میں بھی گرفتار تھا اور اس نے اور باتوں کی نسبت زیادہ مجھ کو بے آرامی کی حالت میں پھنسائے رکھا۔ اور وہ غلطی یہ تھی کہ میں خیال کرتا تھا کہ میری دعائیں ایسی ناقص ہیں کہ وہ خدا کے حضور پیش کرنے کے لائق نہیں ہیں۔ لہذا میں اوروں کی دعائیں استعمال کرتا رہا۔ اور کبھی اپنی نالائقی اور گنہگاری کو محسوس کرتا ہوا فضل کے تخت کے حضور نہ گیا اور کبھی نجات کے خدا کے ساتھ مس پیدا نہ کی یوں تو ہر روز چلتے پھرتے بار بار خدا کو پکارا کرتا تھا۔ لیکن جب باقاعدہ طور پر دعا مانگنے کے لئے اس کی درگاہ میں جاتا تھا تو اپنی نالائقی اور بدکرداری کے خیال سے ایسا مغلوب ہو جاتا تھا کہ زبان سے ایک لفظ بھی نہیں نکلتا تھا۔ پس ہمیشہ اوروں کی زبان۔ اوروں کے محاورے دعائیں استعمال کیا کرتا تھا اور اس کا سبب یہ تھا کہ میں دعا کو بڑی لیاقت اور خوبی کا کام سمجھا کرتا تھا لہذا میرا خیال تھا کہ اگر یہ کام اچھی طرح نہ کیا گیا تو قبول نہیں ہوگا۔ پس میں خدا کے حضور اپنی زبان استعمال کرنے اور دیر تک بولتے رہنے سے بہت ڈرتا تھا۔ ہر وقت

یہ خیال دامنگیر رہتا تھا کہ خدائے ذوالجلال کے سامنے کون بول سکتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ روح القدس میری کمزوریوں میں میری مدد۔ اور میرے ساتھ ملکر میری سفارش کرسکتا تھا۔ لیکن افسوس کہ میرے دل میں یہ خیال بھی نہیں آیا تھا کہ اگر میں ایمان کی نگاہ سے آسمان کی طرف دیکھوں تو مجھے روح القدس کی پُرفضل مدد مل جائیگی۔ پس بجائے اسکے کہ میں روح القدس میں دعا مانگتا میں اپنے ابنائے جنس کے الفاظ میں دعا مانگا کرتا تھا۔ ان کے الفاظ کبھی کبھی تو میرے دل کی حالت کے مطابق ہوتے تھے۔ مگر اکثر میری اصلی حالت کے بیان کرنے میں قاصر نکلتے تھے۔ اور ہمیشہ مجھے خدا سے دُور رکھتے تھے پس "رحمتوں کے باپ" (۲ قرنتی ۱: ۳) کے ساتھ شخصی مکالمہ پیدا کرنے سے جو خوشی حاصل ہوتی ہے اس سے یہ طریق دُعا مجھ کو ہمیشہ محروم رکھتا تھا۔

سو میں نے اپنی جوانی کے کئی سال اسی صورت میں تلف کر دیئے۔ کیونکہ بجائے فائدے کے بیماری اور بھی بڑھ گئی (مرقس ۵: ۲۶)۔ یہ سچ ہے کہ میں دیندار تھا نیک اخلاق کا پابند تھا فرائض کو ادا کرتا تھا۔ میرے اقرار اور عمل میں مطابقت پائی جاتی تھی۔ مگر یہ ساری باتیں میری ذاتی راستبازی پر دلالت کرتی تھیں۔ گویا میں اس الہامی صداقت سے

قطعی ناواقف تھا کہ مسیح یسوع گنہگاروں کو نجات دینے کے لئے دنیا میں آیا ہے"۔ (۱ تمطاوس ۱: ۱۵) مگر خدا نے جو "رحم کی دولت" (افسی ۲: ۴) میں مخفی ہے مجھ پر ترس کھایا اور "اپنے بیٹے کو مجھ پر ظاہر کیا" (گلاتی ۱: ۱۶)۔ صداقت کی پہلی کرن جس نے میرے تاریک دل کو روشن کیا وہ تھی جو اس رسالے کے مطالعہ کے وسیلے طالع ہوئی جس میں لوتھر صاحب کے مسیح پر ایمان لانے کا ذکر پایا جاتا ہے۔ جب رسولی عقیدے کے الفاظ "میں اعتقاد لاتا ہوں گناہوں کی معافی پر" لوتھر کو سنائے گئے تو اُس نے ان کو بار بار اپنی بیماری کے بستر پر دہرایا۔ لیکن اس کو یہ بھی بتلا دیا گیا تھا کہ اس کو محض داؤد اور پطرس کے گناہوں کی معافی پر اعتقاد نہیں لانا۔ بلکہ اپنے ذاتی گناہوں کی معافی کو بھی ماننا ہے۔ اس بات نے اس کے دل میں معافی اور اطمینان کے دریا جاری کر دیئے۔ اور مجھے بھی جب میں نے اس واقعہ کو پڑھا ایسا معلوم ہوا کہ گویا آسمانی نور میرے دل کو روشن کر رہا ہے۔ پس میں نے دیکھا کہ گناہوں کی معافی ایک ایسی برکت ہے جو زمانہ حال میں حاصل ہوتی اور شخصی طور پر حاصل ہوتی ہے۔ پر ابھی یہ یقین پیدا نہیں ہوا تھا کہ یہ اعتقاد بالکل صحیح ہے۔

تھوڑے دن کے بعد میں نے روبین صاحب کی کتاب

موسومہ "ایمان کی زندگی" پڑھنی شروع کی۔ اس میں یہ الفاظ میری نظر سے گذرے "کمزور سے کمزور ایماندار بھی مسیح کی نگاہ میں ایسا ہی بیش قیمت اور محفوظ ہے جیسے سب سے بڑا مضبوط ایماندار" اس وقت روح القدس نے جو دلوں کو روشن کرنے والا ہے میرے دل کو اپنی حضوری سے بھر دیا۔ ہاں وہ جس نے نور کو تاریکی میں سے چمکنے کا حکم دیا اب میرے دل میں چمکنے لگا تاکہ خدا کے جلال کے علم کے نور کو مسیح یسوع کے چہرے میں طالع کرے۔ اب اس وقت سے مسیح خداوند میرے خیالات کا مرکز بن گیا۔ وہ تو اب سارے مکاشفے کا مرکز اور سمائے الہام کا آفتاب معلوم ہونے لگا خیال آتا تھا کہ وہی ایک کلید ہے جس سے مذہب کا سارا عقدہ حل کیا جا سکتا ہے۔ میں اپنے نجات دینے والے خدا میں شاداں ہؤا۔ اور ذاتی راستبازی اور اس کے اعمال کو نکمے اور ناکارے اسباب سمجھنا شروع کیا جب میری روح الہٰی نور سے منور اور مسیح کی محبت سے معمور ہو گئی تو یہ سب کچھ نظر آنے لگا۔ اور میں گذشتہ زمانے کی بے لطف زندگی کو یاد کر کے اپنے دل میں بصد حیرت کہا کرتا تھا۔ میری آنکھوں پر کیا پردہ چھا گیا تھا کہ میں نے نجات کے راستہ کو نہ پہچانا۔ حالانکہ صاف صاف طور پر لکھا ہؤا ہے کہ "یسوع مسیح سب میں سب کچھ ہے اور ہم اس میں کامل ہیں" اس کا یہ مطلب نہیں

کہ ہماری کاملیت میں اس کا اور ہمارا دونوں کا حصہ ہے یہ نہیں اسکا یہ مطلب ہے کہ ہماری کاملیت فقط اسی سے ہے۔ خدا کا شکر ہو کہ اب تو یہ صداقت ایسی چمک اُٹھی جیسے مہر نیمروز چمکتا ہے پس میں جان گیا کہ مسیح ہی گناہ بردار ہے اور نجات دہندہ ہے۔ اور کہ میرے اعمال حسنہ اور میری نفس کُشیاں سب گندی دھجی کی مانند ہیں۔ میں نے سینکڑوں مرتبہ پڑھا تھا کہ "مسیح کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور بچانے آیا ہے" مگر میں نے اس بات کو اس وقت سے پہلے کبھی نہیں سمجھا تھا۔ آہ! میری چشم بصیرت کیسی کور تھی۔ افسوس ہے کہ میں نے بارہا اسکی نسبت پڑھا لیکن چشم دل پر پردہ ہی پڑا رہا۔ اور اس مبارک ساعت تک جس کا ذکر میں کر رہا ہوں میں نے اس کو اپنا نجات دہندہ نہ جانا

اب اس وقت میرے دل کی یہ آرزو تھی کہ جس طرح میں مسیح کو دیکھ رہا ہوں اسی طرح ہر فرد بشر اس کو دیکھ لے۔ میں تعجب کرتا تھا کہ لوگ اس کو کیوں اسی طرح نہیں دیکھتے جسطرح کہ میں دیکھ رہا ہوں۔ اور میں کہتا تھا کہ میں ان پر اس بات کو بخوبی ظاہر کر سکتا ہوں کہ وہ خدا کی طرف سے ہمارے لئے "حکمت۔ راستبازی اور پاکیزگی اور مخلصی" ہے۔ اور میں خیال کرتا تھا کہ جب میں اس طرح مسیح کو ان پر ظاہر کروں گا تو وہ مجبور ہونگے کہ اُس پر ایمان لائیں اس کو قبول کریں اور آسمانی خوشی سے معمور ہو جائیں

لیکن یہ بات مجھ پر جلد آشکارا ہوگئی کہ جس طرح "پرانا آدام نوجوان ملنکتھان سے زیادہ زورآور تھا" اسی طرح وہ اب انسان پر غالب ہے۔

انہیں دنوں میں ایک پادری کا سرمن سننے گیا میرا خیال تھا کہ میں اس سے کچھ فائدہ اٹھاؤں گا۔ لیکن خاتمہ تک کوئی بات ایسی اسکی زبان سے نہ نکلی جس سے میری روح کو اطمینان حاصل ہوتا۔ مگر آخر میں اس نے یہ آیت پڑھی "ہر ایک ایمان لانیوالے کی راستبازی کے لئے مسیح شریعت کا انجام ہے" (رومی ۱۰:۴) یہ الفاظ روح پاک کے ایسے زور سے میرے کان میں آئے کہ میں نے پھر دیکھا کہ میرے دل میں خدا کا نور چمکا ہے اور اسکی زندگی اور محبت جاری ہوگئی ہے۔ چنانچہ بڑی وضاحت سے یہ صداقت چمک اٹھی کہ مسیح نے میری جگہ شریعت کے تمام تقاضوں اور مطالبوں کو پورا کر دیا ہے۔ اور کہ اب میری راستبازی کی بنا شریعت نہیں ہے کیونکہ شریعت جو کچھ مجھ سے طلب کرتی تھی وہ اس نے ادا کر دیا ہے۔ اور کہ جب ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں تو وہ ہم کو ایسی راستبازی کی زندگی شروع کرنے کی توفیق بخشتا ہے جو اپنی ذات میں ایسی ہی کامل ہے جیسی کہ اس وقت ہو جب کہ ہم خود شریعت کا ایک ایک نقطہ اور شوشہ پورا کرتے۔ چونکہ میں اس بھید سے اس وقت تک واقف نہ تھا اس لئے میں وہ

کام کرتا رہا جو مسیح نے خود میرے لئے کر دیا ہے۔ پر اگر میں ہمیشہ اس میں لگا رہتا تو تو بھی اسے خود پورا نہ کر سکتا۔ جب روح القدس انسان کی آنکھیں کھول دیتا ہے تب اسے معلوم ہوتا ہے کہ راستبازی کو درجۂ کمال تک پہنچانے کی کوشش کرنا ایک امر ناممکن ہے کیونکہ یہ کام تو صرف خالق حقیقی کا ہے۔ "ہر ایک ایمان لانے والے کی راستبازی کے لئے مسیح شریعت کا انجام ہے"۔ اب مسیح پر جو شریعت کا انجام ہے ایمان لا کر میں نے سیکھا کہ مجھے شریعت کے کام کو شروع کرنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ خدا کے فضل سے یہ حق حاصل ہے کہ "شریعت کے انجام" سے مسیحی زندگی کو شروع کروں۔ میں اب اس بات کا منتظر نہ تھا کہ وقت آئیگا جب میں شریعت کو پورا کرونگا۔ کیونکہ مسیح پر ایمان لا کر میں نے محسوس کیا کہ جس بات کو میں فرمانبردار زندگی کا انجام سمجھتا تھا اور خیال کرتا تھا کہ وہاں پہنچکر رفتار بند ہو جاتی ہے وہ تو وہی جگہ ہے جہاں سے مجھے مسیح کی انجیل کی روشنی اور ہدایت کے مطابق اپنا قدم اٹھانا ہے۔ اب اس راز کا کہ مسیح میری کامل راستبازی ہے یکدم مجھ پر کھل جانا (حالانکہ میں اپنی زندگی کے بہت سے سال اپنی راستبازی آپ کمانے میں ضایع کر چکا تھا) گویا میرے لئے مردوں میں سے زندہ ہو جانے کے برابر تھا"۔

اب کیا یہ جو کچھ اوپر لکھا گیا ہے میرا تجربہ ہے ؟ نہیں یہ میری سرگذشت نہیں۔ بلکہ کسی اور شخص کی ہے۔ لیکن جب میں اس کتاب کا دیباچہ لکھنے لگا اس وقت یہ سرگذشت میرے سامنے بیان کی گئی اور میں نے اس کو اس قدر اپنی رائے کے مطابق پایا کہ میں نے قلم اٹھا کر اس کو لفظ بلفظ لکھ ڈالا اور اس کتاب کے ساتھ چسپان کر دیا تاکہ اس کو پڑھ کر معلوم ہو جائے کہ اس کتاب کی اشاعت کی کیا ضرورت ہے۔ اس میں شک نہیں کہ بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کے اوپر یہ تجربہ کلہم صادق آتا ہے۔ تاہم مجھے فکر ہے کہ ہماری کلیسیاؤں میں جو دیندار لوگ پائے جاتے ہیں ان میں بہت سے ایسے بھی ہیں جو خدا کے حقیقی فضل سے ناآشنا ہیں۔ (۱پطرس ۵ : ۱۲) اس فضل سے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ "ہر ایک ایمان لانے والے کی راستبازی کے لئے مسیح شریعت کا انجام ہے"۔ اور چونکہ اس تعلیم میں جو مثلاً شیوں کو دی جاتی ہے شریعت اور انجیل دونوں کے عناصر ملے ہوئے ہوتے ہیں اس لئے مجھے اندیشہ ہے کہ ان کے دلوں پر یہ بات نقش ہو جاتی ہے کہ زندگی کی راستبازی (رومی ۱۵ : ۸) کیلئے انہیں کچھ خود کرنا پڑتا ہے۔ اب روح پاک کی تاثیروں سے ہزاروں اشخاص کیا ہمارے ملک میں اور کیا دیگر ممالک میں خواب غفلت سے جگائے جا رہے ہیں۔ اس بات کی اشد

ضرورت ہے کہ اس کتاب جیسی کوئی کتاب تیار کی جائے تاکہ یہ صداقت اظہر ہو جائے کہ شریعت کے بغیر خدا کی راستبازی یعنی "خدا کی وہ راستبازی جو مسیح یسوع پر ایمان لانے سے سب ایمان لانے والوں کو حاصل ہوتی ہے" رومیوں (۳ : ۲۱ و ۲۲) ظاہر ہوئی ہے۔ ہم بعض اوقات سنتے ہیں کہ لوگوں کے سامنے مسیح کے دعوے" رکھے جاتے ہیں۔ مگر درحقیقت ہوتا کیا ہے؟ ۔ ہوتا یہ ہے کہ موسیٰ اور مسیح آپس میں گڈ مڈ کئے جاتے ہیں ۔ یا بالفاظ دیگر یوں کہیں کہ مسیح کی نجات ایسی صورت میں پیش کی جاتی ہے کہ گویا وہ اس شریعت کی جو موسےٰ کے وسیلے دی گئی تھی ایک ترمیم شدہ کاپی ہے ۔ لوگ بھول جاتے ہیں کہ "فضل اور سچائی مسیح کی معرفت" دی گئی ہے۔ (یوحنا ۱ : ۱۷) ۔ اگر نظر تعمق سے دیکھا جائے تو روشن ہو جائیگا کہ انجیل نہ دعوی پیش کرتی ہے اور نہ احکام اور نہ دھمکیاں۔ وہ تو گنہگاروں کو اس نجات کی خوشخبری دیتی ہے جو مسیح میں حاصل ہوتی ہے۔ اور جو تعلیموں اور وعدوں کی صورت میں پیش کی گئی ہے ۔ اور وہ تعلیمیں اور وعدے بنی آدم کے پاس ان کو گنہگار سخت دل اور خالی از راستی سمجھ کر آتے ہیں پس کھوئے ہوؤں کی نجات کے لئے جو خوشخبری آسمان سے آئی ہے ۔ اس میں احکام نہیں پائے جاتے ۔ لہذا تمام احکام

(جن میں ایمان لانے اور توبہ کرنے کا حکم بھی شامل ہے) شریعت سے وابستہ ہیں اور اُسی سے پیدا ہوئے ہیں۔ انجیل تو اُس سلامتی یا اطمینان کی خبر ہے جو مسیح کے خون سے خریدا گیا ہے اور ہر ابن آدم کو مفت دیا جاتا ہے۔ انجیل قیدیوں کے لئے آزادی۔ اور زیر فتویٰ مجرموں کے لئے معافی۔ باغیوں کے لئے صُلح اور مُردوں کے لئے زندگی اور دوزخ میں جانے والوں کے لئے نجات کی خوشخبری لاتی ہے۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ انجیل بذاتِ خود کچھ نہیں کر سکتی۔ وہ مسیح ہی ہے جسکی خبر انجیل میں ملتی ہے جو گنہگار کو شفا بخشتا ہے۔ پس مسیح کو قبول کرنا چاہئے مگر وہ اسی وقت قبول کیا جاتا ہے جب کہ ہم اُسے اُسی طرح قبول کرتے ہیں جس طرح کہ وہ انجیل میں ظاہر ہوا ہے۔ کیونکہ انجیل ہی اسے ایمان کی آنکھ کے سامنے لاتی ہے۔ انجیل کا مسیح سے وہی تعلق ہے جو نیزے کا پیتل کے سانپ کے ساتھ تھا۔ پس انجیل ہمارے سامنے ایسے دعوے نہیں لاتی جنکی تعمیل کرنا ہمارے لئے ناممکن ہو۔ بلکہ وہ ہمارے سامنے خدا کے اس فضل کو رکھتی ہے جو مسیح یسوع میں ظاہر ہوا ہے۔ اور جس کو ہم مفت میں حاصل کرتے ہیں اور وہ انجیل ہم کو یہ مجاز بخشتی ہے کہ ہم خدا کے بیٹے کو اپنا منجی سمجھکر قبول کریں۔ اور اس کے وسیلے سے تمام چیزوں کو جو ایمان کی زندگی اور جلال کی امید سے علاقہ رکھتی ہیں اپنے حظ اور خوشی

کا باعث بنائیں ۔ ہمیں نجات کے لئے خدا کو کچھ نہیں دینا پڑتا
کیونکہ سب سے بڑا دینے والا تو وہ آپ ہی ہے ۔ ہمارا سب سے
بڑا کام یہ ہے کہ ہم اس کے حضور میں محتاجوں کی صورت میں
آئیں اور لینے والوں کی طرح اپنے دامن پھیلائیں" جس نے اپنے
بیٹے ہی کو دریغ نہ کیا بلکہ ہم سب کی خاطر اسے حوالے کر دیا ۔ وہ
اس کے ساتھ باقی سب چیزیں بھی ہمیں کسطرح نہ بخشیگا" (رومی ۸: ۳۲)
واضح ہو کہ خدا کے فضل کی انجیل یہ نہیں کہ ہم لوگوں پر ایسے
فرائض ظاہر کریں جن سے شریعت کی بو آتی ہو ۔ مثلاً ان سے یہ
کہیں " تم اپنا دل مسیح کو دیدو" (مثلاً شیان دین جب نجات پالیتے
ہیں تو بسا اوقات ان پر اسی قسم کے فرائض ظاہر کئے جاتے ہیں)
مگر یہ تعلیم دینا کہ " تم اپنا دل مسیح کو دیدو" انجیل نہیں ہے بلکہ شریعت
ہے ۔ یوں تو یہ امر بہت ہی ضروری ہے کہ دل مسیح کو دیا جاسکے
کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ ایسا ہو ۔ لیکن ایسا کرنے کو نجات کا جزو ٹھیرانا
انجیل کی حقیقت سے بہت بعید ہے ۔ سچی انجیل کی تعلیم یہ ہے کہ
لوگ پہلے اس نجات کو جو غضب اور گناہ کے پنجہ سے ملتی ہے اور
فضل کے وسیلہ سے ملتی ہے اور مفت میں ملتی ہے قبول کریں یعنی
یسوع کو اور اس کی ان برکتوں کو جو اس نے اپنے خون سے مول لی
ہیں قبول کر کے فضل کی نجات کے وارث ہو جائیں ۔ اور جب یہ
ہو جائیگا تب ان کے دل طرفۃ العین میں مسیح کے ہو جائیں گے ۔

کیونکہ وہ اس وقت اس کو شریعت کے سبب سے نہیں بلکہ محبت کی راہ سے دیئے جائینگے۔ اگر آپ کے دل میں اس کی مبارک روح کے وسیلے دل کی محبت جاری ہو جائیگی تو آپ کے دل میں آپ ہی آپ یہ تحریک پیدا ہو گی کہ آپ اس کو اپنا دل اور اپنا سب کچھ دیدیں۔ یہ لازمی بات ہے کہ آپ اپنا دل اس کو دیدیں لیکن یہ یاد رکھیں کہ اگر پہلے آپ اس کا دل نہ لیں تو اپنا دل اس کو کبھی نہ دے سکیں گے۔

اب ذیل کے صفحوں کی یہ غرض ہے کہ اس صداقت کو ظاہر کر دیں کہ "خدا کا حقیقی فضل" "بغیر شریعت کے اعمال کے ہونا ہے" یعنی "صرف یسوع کے خون سے" (عبرانی ۱۰: ۱۹) یعنی اس کتاب کی تحریر سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ روحوں کی نجات میں مسیح کا جلال ظاہر ہو اور اس بڑے مقصد کی انجام دہی کے لئے جو وسائل استعمال کئے گئے ہیں وہ یہ ہیں کہ ہم نے نوشتوں کی صداقت میں سے سیدھے سادھے بیان پیش کر دیئے ہیں تاکہ یہ ظاہر ہو جائے کہ ہم خدا کے فضل سے جو رحمت میں غنی ہے فوراً اور پورے پورے طور پر اور ہمیشہ کے لئے نجات پاتے ہیں۔ اور کہ نجات کے معاملے میں ہمارا کوئی حصہ نہیں ہے سوائے اس کے کہ ہم محتاج بنکر اپنا دامن پھیلائیں اور اسے ایک مفت بخشش سمجھ کر جو مسیح کے بیش قیمت خون سے ہمارے لئے تیار کی گئی ہے حاصل کریں۔ (۱ پطرس ۱: ۱۹) اور چونکہ بہت

سے لوگ اس بات کی کوشش میں لگے ہوتے ہیں کہ وہ کچھ آپ اپنی طرف سے تیار کر کے خدا کے پاس لائیں جس سے خدا کی نجات مول لیں۔ ایسوں کی لایعنی کوششوں کی ناکامی دکھلانے کے لئے ہم نے بہت زور مارا ہے اور یہ دکھایا ہے کہ سچے مذہب کا ایک صاف صاف آغاز ہوتا ہے اور وہ آغاز اس وقت شروع ہوتا ہے جب کہ گنہگار اپنی تباہ شدہ حالت کو محسوس کر کے اپنے دل میں یہ مانتا ہے کہ یسوع نے گناہ کے متعلق خدا کے تقاضوں کو ایسا پورا کر دیا ہے کہ وہ مرنے سے بیشتر اپنی زبان مبارک سے یہ تسلی بخش الفاظ نکال سکا۔ "پورا ہوا" (یوحنا ۱۹ : ۳۰) اور کہ صرف اسی صورت میں "ہم اس میں اس کے خون کے وسیلے سے مخلصی یعنی قصوروں کی معافی پاتے ہیں (افسی ۱ : ۷)" وہ آپ ہمارے گناہوں کو اپنے جسم پر لئے ہوئے صلیب پر چڑھ گیا"۔ (۱ پطرس ۲ : ۲۴) اور یوں "اس خون کے سبب جو صلیب سے بہا صلح کر کے (کلسی ۱ : ۲۰) ہم کو اس قابل بنا دے کہ ہم "جو پہلے دور تھے اب مسیح یسوع میں مسیح کے خون کے سبب نزدیک" ہو جائیں (افسی ۲ : ۱۳) اس کے لئے ہمیں کچھ کرنا نہیں پڑتا۔ خدا سارے گناہوں کو اس ایمان کے وسیلے جو مسیح میں ہے معاف کرتا ہے کیونکہ وہ فرماتا ہے کہ "اس کے بیٹے یسوع کا خون ہمیں تمام گناہ سے پاک کرتا ہے"۔ (۱ یوحنا ۱ : ۷)

اس دنیا میں خدا سے میل حاصل کرنے کا وسیلہ "یسوع کا خون" ہے اور آسمان پر بھی نجات یافتہ لوگوں کی مدح کا مضمون یہی خون ہوگا خدا کی قربت ۔ گناہ کی معافی ۔ زندگی کی راستبازی ۔ خدا کے خاندان میں فرزند بنکر شامل ہونا ۔ پاکیزگی اور جلال ۔ غرضیکہ ہماری تمام برکتیں اسی سے حاصل ہوتی ہیں ۔ جس طرح پرانے خیمہ کے سامنے ایک مذبح کھڑا تھا جس پر سے خون بہا کرتا تھا ۔ اُسی طرح خدا کی نجات یافتہ کلیسیا کے دروازے پر ہمیں خداوند یسُوع مسیح اور اسکی صلیب کا خون ملتا ہے ۔ ہاں یسُوع مسیح کا خون "جو ہمارے گناہوں کا کفارہ ہے" (۱ یوحنا ۲ : ۲) مسیحی زندگی کی دہلیز پر ہمارے سامنے آتا ہے ۔ پس اس پاک خون کی حقیقت اور قیمت کو سمجھنا گویا مسیحی تجربہ کی الف بے ہے ۔ (عبرانی ۱۲ : ۲۴) مسیحی زندگی کی راہ میں پہلا قدم یہی ہے کہ گنہگار اس سوتے میں جو پھوٹ نکلا ہے (زکریا ۱۳ : ۱) غسل پائے ۔

پس ذیل کے صفحوں میں یہی ایک سب سے بڑا مضمون ہے کہ یسوع کا خون ناظرین کے سامنے لایا جائے ۔ اور ہماری دعا ہے کہ خدا کی روح ان صفحوں کو بہت لوگوں کی نجات کے لئے خدا کی قدرت بنائے (رومی ۱ : ۲۶) ۔

گناہوں کی مُعافی یسُوع کے خُون کے وسیلے سے

پہلا باب

دوستو! خدائے تعالیٰ کے پاک کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نجات کے وارث ہو سکتے ہیں۔ یعنی آپ جرم اور گناہ اور غضب سے نجات پا سکتے ہیں۔ اسی کلام سے آپ کو یہ خبر بھی ملتی ہے کہ آپ کی نجات اس بات پر منحصر نہیں کہ آپ کچھ کریں کیونکہ نجات کے لئے جو کچھ کرنا تھا سو خدائے کریم خود کر چکا ہے۔ اس کی رحمت اور فضل کی خوشخبری اِس گناہ آلود دنیا کو دی گئی ہے۔ اور اگر آپ اس خوشخبری پر ایمان لے آئیں تو آپ نجات پائینگے۔ خوشخبری یہ ہے "خدا اپنی محبت کی خوبی ہم پر یوں ظاہر کرتا ہے کہ جب ہم گنہگار ہی تھے۔ تو مسیح ہماری خاطر مؤا"

(رومیوں ۵: ۸) "کیونکہ خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے"۔ (یوحنا ۳: ۱۶) پھر لکھا ہے "مسیح بے دینوں کی خاطر مُوا" (رومیوں ۵: ۶) اور ایک جگہ اس طرح آیا ہے "جو گناہ سے واقف نہ تھا اسی کو اُس نے گناہ ٹھہرایا تاکہ ہم اس میں ہو کر خدا کی راستبازی ٹھہریں" (۲ قرنتی ۵: ۲۱)۔ پس خدا فرماتا ہے کہ جو کچھ خداوند یسوع مسیح نے گنہگاروں کے لئے کیا ہے اگر ہم اس کو قبول کریں تو "ہم اس میں اس کے خون کے وسیلے سے مخلصی یعنی قصوروں کی معافی پائینگے"۔ (افسی ۱: ۷)۔ علاوہ بریں وہ یہ فرماتا ہے "پس اے بھائیو تمہیں معلوم ہو کہ اسی کے وسیلے سے تمکو گناہوں کی معافی کی خبر دی جاتی ہے۔ اور ہر ایک ایمان لانے والا اس کے باعث راستباز ٹھہرتا ہے" (اعمال ۱۳: ۳۸) یہ گناہوں کی معافی جسکا ذکر اوپر ہُوا مسیحی زندگی کی ابتدا ہے۔ یہ وہ برکت ہے جسکی ضرورت اب اس وقت ہے۔ اور اب مل بھی سکتی ہے۔ پس بڑی سنجیدگی اور محبت سے یہ عرض کی جاتی ہے کہ آپ اس معافی کو حاصل کریں ورنہ ہمیشہ کے لئے آپ کی بیش قیمت رُوح برباد ہو جائیگی۔ آپ ابھی اس کو حاصل کریں ورنہ آپ کو تسلّی اور سلامتی حاصل نہ ہونگی دیکھو یہ کیسا دل پسند خیال ہے کہ آپ کے تمام گناہوں کے جُرم

کا داغ بالکل صاف ہو جائے۔ اور فوراً ہو جائے۔ اور پھر کبھی نمودار نہ ہو۔ ہاں خدا فوراً معاف کرتا ہے۔ اور مفت میں معاف کرتا ہے۔ کیونکہ وہ اس بات کا محتاج نہیں کہ معافی کے لئے کسی طرح کی تیاری کی جائے۔ چنانچہ مقدس یوحنا اس معاملے میں یہ گواہی دیتا ہے "اگر ہم اپنے گناہوں کا اقرار کریں تو وہ ہمارے گناہوں کے معاف کرنے اور ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچا اور عادل ہے" (۱ یوحنا ۱: ۹) اور یہ گواہی اس نے اس بات کی بنا پر دی جو وہ پیشتر پہلی آیتوں میں کہہ چکا ہے اور وہ یہ ہے "اسکے بیٹے یسوع کا خون ہمیں تمام گناہوں سے پاک کرتا ہے" (۱ یوحنا ۱: ۷) دیکھئے وہ یہ نہیں کہتا کہ جب تم پوری پوری توبہ کر چکو گے۔ یا جب تم کئی دن اور ہفتوں تک رو رو کے دُعا مانگ چکو گے۔ یا جب تم الٰہی باتوں کی کامل تعلیم پا چکو گے یا جب تم مصیبتوں اور غموں کی آزمائشوں کے مرحلوں کو طے کر چکو گے تب تم معافی کی امید رکھنے کے قابل ہو گے۔ نہیں وہ اس طرح کی کوئی بات نہیں کہتا۔ وہ آپ کو یہ سکھاتا ہے کہ چونکہ مسیح گناہوں کو دور کرنے کے لئے مُوا ہے۔ آپ اپنے آپ کو گنہگار سمجھ کر اور خداوند یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کر کے یہ ایمان لائیں کہ مسیح کی کامل خوبیوں کے سبب سے آپ کے گناہ فی الفور معاف ہو گئے اور آپ خدا کے ساتھ میل پانے کی تسلی حاصل

کر چکے ۔ کیونکہ خدا "بے دین کا راستباز ٹھہرانے والا" ہے۔ (رومیوں ۴: ۵) یہ یقین بالکل صحیح ہے ۔کیونکہ جب آپ کو خدا سے میل پانے کے لئے نہ توبہ کرنا ہے ۔ اور نہ کچھ کام کرنا ہے ۔ اور نہ کسی طرح کا انتظار کرنا ہے ۔ بلکہ جو کچھ خدا نے مسیح کی نسبت فرمایا ہے اس پر فقط ایمان لانا ہے ۔ تو ظاہر ہے کہ جسے گناہوں کی معافی کے وسیلے سے خدا سے میل پانا کہتے ہیں وہ برکت انسان کو ایمان لانے کے بعد فی الفور حاصل ہو جاتی ہے ۔ پر خدا نے مسیح کی بابت اس معاملہ میں کیا فرمایا ہے ؟ یہ کہ صلح اس کے خون کے وسیلے سے جو صلیب پر بہا ہوتی ہے (کلسی ۱: ۲۰) آپ کو جب یہ اطمینان حاصل ہو جائیگا کہ آپ کو گناہ کی معافی ایک راست طریقہ سے ملی ہے کیونکہ مسیح کے بیش قیمت خون سے آپ کا گناہ دور کیا گیا ہے (۱ پطرس ۱: ۱۹) اور جب آپ یہ ایمان بھی لائینگے کہ خدا عادل ہے اور اسکو جو مسیح پر ایمان لاتا ہے راستباز ٹھہراتا ہے (رومی ۳: ۲۶) تو اس وقت خدا کے ساتھ میل ہو جانے کا خیال خود بخود آپ کے دل میں پیدا ہو جائیگا ۔

یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو اپنے گناہوں کی معافی کی نسبت دیر نہیں کرنی چاہئے ۔ کیونکہ روح القدس فرماتا ہے کہ یہ کام آج ہی کرنا چاہئے ۔ (عبرانی ۳: ۲۶) لیکن اگر آپ شنوانہ ہونگے اور اپنے گناہوں کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے اس دنیا سے

کوُچ کر جائینگے تو آپ ابدالآباد تک ہلاکت کے پنجہ میں گرفتار رہینگے۔ اس وقت آپ اپنے گناہوں کے خواہ قائل اور اپنی روح کی بہبودی کے لئے فکر مند ہی کیوں نہ ہوں تو بھی اس سے کچھ فائدہ نہ ہوگا کیونکہ مسیح خداوند نے خود فرمایا ہے "جو ایمان نہ لائے وہ مجرم ٹھیرایا جائیگا" (مرقس ۱۶:۱۶)۔ اب چونکہ گناہوں کی معافی وہ شئے ہے جسکی ضرورت آپ کو سب سے پہلے محسوس ہوئی تھی۔ اس لئے خدا نے بھی اسی کو آپ کے سامنے پہلے رکھا۔ تاکہ آپ سب سے پہلے اسی کو قبول کریں۔ کیونکہ خدا اب بھی اپنے ساتھ مسیح کے وسیلے سے گنہگاروں کا میل کرا رہا ہے۔ اور ان کی تقصیروں کو ان کے ذمہ نہیں لگاتا (۲ قرنتی ۵:۱۹) آپ کو اس بات کا فیصلہ اب کرنا چاہیئے کہ آپ کا انجام اس دنیا میں اور نیز عاقبت میں کیا ہو۔ پس یہ نہایت ضروری امر ہے کہ آپ کو خدا کے فضل کا جو اس کے بیٹے یسوع مسیح کے شخص اور کام میں ظاہر ہوا ہے ایسا تجربہ حاصل ہو کہ آپ اس کو معلوم اور محسوس کر سکیں۔ کیونکہ اگر آپ آئندہ کو خدا کی خدمت کرنا چاہیں اور روحوں کے بچانے کے کام میں کامیاب ہونا چاہیں تو اشد ضرورت ہے کہ پہلے آپ خود اس بات کو اچھی طرح جان لیں کہ میں مسیح کے خون سے نجات پا چکا ہوں۔ کیونکہ اگر آپ خود اس بات کے قائل نہ ہونگے کہ مسیح نے مجھ سے محبت رکھی اور میرے گناہوں کو

دور کیا ہے تو آپ کس طرح وفاداری اور سرگرمی کے ساتھ دوسروں کو مسیح کی محبت کی مجبور کرنے والی طاقت سے قائل کر سکیں گے ؟۔
وہی شخص دوسروں کے لئے چشمۂ فیض ہو سکتا ہے جس کا ایمان مسیح مصلوب کے علم و عرفان پر مبنی ہو۔ اور جو یہ جانتا ہو کہ وہی مسیح مصلوب خدا کے نزدیک مقبول ہونے کا اصل وسیلہ ہے۔ ہاں وہی شخص اوروں کے لئے برکتوں کا منبع بن سکتا ہے جو یسوع مسیح کے وسیلے سے جو ہمارے لئے موا اور راستباز ٹھیرایا گیا ہے اور جس نے اسی کے وسیلے سے تسلی اور میل کی برکت حاصل کی ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ جو لوگ خدا کی خدمت اور انسان کی بھلائی میں اپنے آپ کو صرف کر رہے ہیں وہ وہی ہیں جو اس صداقت کے شیدا ہیں۔ مثلاً پادری رابرٹ مکچین کو دیکھئے کہ وہ کیسی خدمت کرنے والا تھا وہ پورا پورا یقین رکھتا تھا کہ مجھے خدا نے معاف کر دیا ہے اور میں ہمیشہ کے لئے محفوظ ہوں۔ غور کیجئے کہ وہ خود اس معاملے میں کیا کہتا ہے۔

"جب خدا کے مفت اور آزاد فضل نے مجھ کو خواب غفلت سے جگایا اور آسمانی نور سے میری آنکھوں کو روشن کیا تب تقاضائے شریعت کے اندیشوں نے مجھ کو ہلا دیا۔ میں دہشت سے کانپ اٹھا موت سر پر سوار تھی۔ کوئی پناہ دکھائی نہیں دیتی تھی۔ اپنی ذات میں بچاؤ کی کوئی صورت نہیں دیکھتا تھا۔ پس میں قائل ہو گیا کہ

یہوواہ صدقنو ہی مجھے بچا سکتا ہے۔

مسیح کا خون کسطرح ہمارے گناہوں کو اُٹھالے جاتا ہے

دُوسرا بابْ

ہر ایک معقول وجہ موجود ہے جس کے سبب سے آپ کو خدا کے برّے کی طرف جو "دنیا کے گناہ اٹھالے جاتا ہے دیکھنا چاہئے (یوحنا ۱ : ۲۹)۔ اس آیت میں آپ کی توجہ ایسے نجات دہندہ کی طرف مبذول نہیں کی جاتی جو دنیا کے گناہوں کو اٹھالے گیا ہے۔ بلکہ اس نجات دہندہ کی طرف جو اب دنیا کے گناہ اٹھالے جاتا ہے۔ اس کا مطلب صاف ہے اور وہ یہ ہے کہ یسوع خدا کا مقرر کیا ہوا گناہ بردار ہے۔ اور وہ خود بھی اس بات پر گواہی دیتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:" ابن آدم زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار رکھتا ہے"۔ پس یسوع میرا اور آپ کا گناہ اُٹھانے کو ایک کافی دوامی گناہ بردار ہے۔ ساری دنیا خدا کے سامنے

مجرم ہے کیونکہ وہ فرماتا ہے کہ "سب گنہگار ہیں" (رومیوں ۳: ۲۳)
جب کوئی شخص اپنے گناہ کے بوجھ کو محسوس کرتا ہے اور سیدھا
خدا کے برّے کے پاس آکر اس کے روبرو اپنے فکر و تشویش کو
اُنڈیل دیتا ہے اور گناہ سے آزاد ہونے کے لئے دعا مانگتا ہے
تو وہ فوراً معلوم کر لیتا ہے کہ یسوع اس کے گناہ کے اٹھانے
کے لئے تیار ہے۔ اور اس کے اٹھانے کی طاقت بھی رکھتا ہے
اور پھر جب وہ یہ دیکھیگا کہ ایمان کے وسیلے سے میرا بوجھ مجھ پر
سے اُٹھ گیا ہے اور اسکی صلیب کے خون کے سبب سے اس قدر
مجھ سے دور ہو گیا ہے جس قدر پورب پچھم سے دور ہے (زبور
۱۰۳: ۱۲) تو وہ شکرگذار دل سے توصیف ایزدی میں
یوں بول اُٹھے گا: "خدا نے میرے گناہوں کو یسوع پر جو خدا
کا بے عیب برّہ ہے دھر دیا ہے۔ وہ ان سب کو اُٹھاتا ہے
اور مجھے اس لعنتی بوجھ سے سبکدوش کرتا ہے"۔ آپ اپنے
گذشتہ گناہوں کا کفارہ نہیں دے سکتے اور نہ اپنی فرمانبرداری
سے جلال کی میراث کے وارث ہو سکتے ہیں۔ یہ کلام بالکل سچا
اور قبول کرنے کے لائق ہے کہ یسوع مسیح دنیا میں گنہگاروں
کو بچانے کے لئے آیا۔ اور تیار ہے کہ آپ کو جلالی بادشاہت
میں داخل ہونے کے لئے اپنا نام عطا کرے۔ بشرطیکہ آپ اپنی
نجات کے لئے اُس پر۔ اسی اکیلے پر تکیہ کریں۔

شاید آپ یہ کہہ رہے ہیں " میں اس کے پاس جاؤں گا۔ اور اپنے آپ کو اس کے حوالے کرونگا۔ خواہ میں برباد ہی ہو جاؤں" آپ کو اس کے پاس اس طبیعت کے ساتھ نہیں جانا چاہیئے کیونکہ اس سے آپ اس کے کامل کفارے پر جو اس نے گناہ کے لئے کیا ہے شک کا داغ لگاتے ہیں۔

خداوند یسوع آپ فرماتا ہے " خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو۔ بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے ۔ پیارے دوست اب بتائیے کیا آپ شک و شبہ سے بھر کر یہ کہہ سکتے ہیں " چاہے میں برباد ہی ہو جاؤں " پس وہ صحیح اور راست خیال جو آپ کو انجیل جلیل کی نسبت رکھنا چاہیئے یہ ہے کہ آپ ایمان سے اس بات کو مانیں کہ خدا نے گنہگاروں کو ایسا پیار کیا ہے کہ ان کے لئے اپنا اکلوتا بیٹا دیدیا ہے جس سے یہ یقین پیدا ہوتا ہے کہ اگر میں جو پنجۂ ہلاکت میں گرفتار ہوں اس پر ایمان لاؤں تو میں ہلاک نہ ہونگا بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاؤنگا۔ میں اس کے کلام پر ایمان لاؤنگا۔ اور اگر میں اسکی دعوت کے مطابق اپنی روح کا بلجا مسیح یسوع کو سمجھونگا تو میرا ہلاک ہونا ایسا ہی ناممکن ہوگا جیسا خدا کے لئے اپنی ذات کو بدلنا ناممکن ہے ۔ یا اپنے فضل کے کلام کو جو یہ کہتا ہے " وہ جو ایمان لاتے ہیں وہ سب چیزوں میں راستباز ٹھہرتے ہیں "

بدلنا محال ہے۔

خدا باپ نے گنہگاروں کو ایسا پیار کیا کہ یسوع کو بھیجا تاکہ ان کے لئے اپنی جان دے۔ اور یسُوع نے گنہگاروں کو ایسا پیار کیا کہ انکی مخلصی کے لئے اپنی جان دیدی۔ اور روح القدس نے گنہگاروں کو ایسا پیار کیا کہ بذات خود اس دنیا میں آیا تاکہ اُسکی محبت کو گنہگاروں پر ظاہر کرے تاکہ وہ اُسے قبول کرکے نجات کے وارث ہو جائیں۔ اب اگر آپ خدا کے اس طریقہ کو منظور کرلیں جس سے وہ ان باتوں کو جو آپ سے طلب کی جاتی ہیں یسُوع کے ذمہ لگا دیتا ہے (جس نے گناہ کی سزا کو پورے پورے طور پر اٹھا لیا ہے) تو آپ کو معافی اور اطمینان حاصل ہو جائینگے۔ اور خدا کی محبت کا دریا جس کا جاننا انسان کے علم سے بلند ہے آپ کے دل میں جاری ہو جائیگا۔ اور آپ فرزندیت کی روح سے معمور ہوکر "آبا" "آبا" پکارینگے (گلاتی ۴: ۶) اور اس کے جلال کے لئے جئینگے۔

ہم چاہتے ہیں کہ ہم گنہگار کی نجات کے طریقہ کو ایسا واضح اور لائح کر دیں کہ جو پڑھے وہی مسیح کے قدموں پر جا گرے۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہم ذیل کی عام فہم نظیر پیش کرتے ہیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ راقم ابرڈین (واقع سکاٹلینڈ) کے ریلوے سٹیشن کے پلیٹ فارم پر کھڑا تھا۔ وہاں ایک گاڑی

دیکھی جس پر ایک بورڈ لگا ہوا تھا اور اس پر یہ الفاظ کندہ تھے
"یہ گاڑی لنڈن کو جائیگی"؛ دروازے کھلے ہوئے تھے۔ اور قلی
مسافروں کا اسباب رکھ رہے تھے۔ اور مسافر اس کے مختلف
خانوں میں چڑھ رہے تھے اور کئی چڑھنے کو تیار کھڑے تھے ٹکٹ
آفس سے نکلتے ہی مسافروں نے اس گاڑی کی تلاش شروع
کر دی۔ اور جونہی اُنہوں نے اس گاڑی پر "لنڈن" لکھا ہوا
دیکھا۔ ووں ہی اپنے کمبل وغیرہ اندر ڈال دیئے۔ اور پھر آپ
گھس گئے اور اطمینان سے اپنی جگہ پہ جا بیٹھے۔ دیکھئے وہ ٹکٹ
خرید کر اور ریلوے گائیڈ لیکر اور اس بات سے مطمئن ہو کر جس
گاڑی میں اُنہیں بیٹھنا چاہئے تھا اسی میں بیٹھ گئے ہیں۔ ہر اندیشہ
سے آزاد اور ہر مخمصہ سے بری ہو گئے تھے۔ ان میں سے ایک
نے بھی گاڑی سے نکل کر لوگوں سے نہ پوچھا "کیا میں ٹھیک
گاڑی میں بیٹھا ہوں؟ میں نے غلطی تو نہیں کی؟"۔
اور نہ کوئی ایسا شخص دیکھا گیا جس نے یہ کہکر اندر جانے
سے انکار کیا ہو کہ گاڑی میں محض متعدد اشخاص کے داخل ہونے
کی جگہ پائی جاتی ہے۔ اس شہر میں غالباً اسی ہزار باشندے
ہونگے۔ تاہم کسی نے ایک دفعہ بھی یہ نہ کہا۔ دیکھو یہ کیسی حماقت
کی بات ہے کہ شہر کے باشندے تو اس قدر کثیر ہیں اور گاڑی
میں جگہ صرف بیس تیس آدمیوں کی ہے۔ کسی نے ایسا نہ کہا کیونکہ

جگہ فی الواقع وہاں نہ صرف کافی بلکہ وافی تھی۔ ہم نے دیکھا کہ ایک پورے خانہ میں صرف ایک ہی آدمی بیٹھا ہؤا تھا۔

خدا نے اسی طرح اپنی لامحدود حکمت سے ہماری گنہگار دنیا کے لئے انتظام کیا ہے۔ اس نے اپنے فضل کی گاڑی تیار فرمائی ہے کہ جتنے اس پر رضامندی سے سوار ہوں ان کو آسمان پر لے جائے۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ انجیل کو جانیں اور نجات پائیں تو ہمیں یسوع مسیح کو بہ حیثیت گناہ بردار کے جاننا چاہیئے۔ کیونکہ مسیح مصلوب انجیل کا عطر اور انجیل کی جان ہے۔ پولوس یسُوع پر ایسا مفتوں تھا کہ اس کے قلم اور اس کے لبوں سے زیادہ شیریں اور کوئی نام نہ نکلا۔ یسُوع کا مبارک نام پانسو دفعہ اس کے خطوط میں آتا ہے۔ یسُوع ہی اس کے مستمرہ غور و فکر کا مضمون تھا۔ اور اس کے دل کے اچھے خزانہ سے جو کچھ نکلا اس کو اسکی زبان نے بیان اور قلم نے تحریر کیا۔ وہ جانتا تھا کہ خدا کی طرف سے "یسُوع ہمارے لئے حکمت۔ راستبازی۔ پاکیزگی۔ اور مخلصی" ہے۔ (۱ قرنتی ۱: ۳۰) اور اس لئے اپنے خداوند اور اس کی صلیب پر فخر کرتے ہوئے یہ ٹھان لیا تھا کہ وہ ان کے درمیان جنکے سامنے وہ منادی کیا کرتا تھا "سوائے یسُوع مسیح کے" اور کچھ نہ جانیگا۔ (۱ قرنتی ۲: ۲) کسی نے کیا خوب کہا ہے اے مسیح میرے تلخ پیالے میں موت اور

لعنت بھری ہوئی تھی۔ وہ ان چیزوں سے لبریز تھا جب تجھے ملا اور تو نے اس کا ایک ایک قطرہ پیا۔ اب وہ میرے لئے خالی ہو گیا ہے محبت نے اس پیالے کی تلخی کو ختم کر دیا ہے اور اب اس میں برکت کی مے بھری ہوئی ہے۔

اے میرے مسیح یہواہ نے سزا کا تازیانہ اٹھایا اور وہ تجھ پر گرا۔ تو نے میرے لئے اس قدر مار کھائی کہ اب میرے لئے کوئی کوڑا باقی نہیں رہا۔ تو نے اس مار کے سبب سے اپنے آنسو بہائے اور اپنا خون دیا۔ تیرے مار کھانے نے مجھے چنگا کیا تیرا نام مبارک ہو۔



یسوع ہی کا خون اطمینان اور خوشی کی بنیاد ہے

تیسرا باب

اگر پاک روح آپ پر آپ کی خطرناک حالت ظاہر کر رہی ہے اور یہ بتلا رہی ہے کہ آپ اپنے گناہوں کے سبب نارِ جہنم کے لائق ہیں تو آپ کو بہت ہی بیقرار ہو جانا چاہئے۔ اور یہ سوالات پوچھنے چاہئیں "میں کیا کروں کہ نجات پاؤں؟" خدا سے میل کرنے کا وسیلہ گنہگار کے لئے کیا ہے؟ میں کس بات پر ایمان لاؤں کہ میں نجات پاؤں؟ اگر یہ پوچھو کہ نجات کا وسیلہ یا بنیاد کیا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس کے لئے آپ کو کچھ نہیں کرنا۔ کیونکہ گنہگاروں کے قادر اور کامل ضامن نے کلوری پر یہ فرما دیا ہے "پورا ہوا" (یوحنا ۱۹: ۳۰) پس خدا جو چاہتا تھا کہ کیا جائے وہ یسوع نے اپنے ایماندار بندوں کی

معافی۔ قبولیت اور نجات کے لئے کر دیا ہے۔ اب اگر آپ مسیح
کو اپنا نجات دہندہ قبول کریں تو آپ اپنے لئے گویا ابدی نجات
کی بنیاد ڈالتے ہیں۔ "کیونکہ سوا اس نیو کے جو پڑی ہوئی ہے۔ اور
وہ یسوع مسیح ہے۔ کوئی شخص دوسری نہیں رکھ سکتا"۔ یسوع نجات
کا وہ بنیادی پتھر ہے۔ جو خدائے تعالیٰ نے ہماری مغفرت کے
لئے مہیا فرمایا ہے۔ اسی پر آپ کی روح کی نجات منحصر ہے
نہ کہ آپ کے کسی کام یا خیال یا احساس پر۔ اس بات کو اچھی طرح
سمجھ لینا چاہئے۔ کہ جرم اور غضب الہٰی سے نجات پانے اور
حق تعالیٰ سے میل حاصل کرنے کی بنیاد روح کا وہ کام نہیں جو
آپ کے اندر ہوتا ہے۔ بلکہ مسیح کا وہ کام جو خارج میں واقع ہوا
پس خبردار آپ یہ نہ سمجھیں کہ آپ کی نجات کا حصر آپ کے
احساسوں اور عقیدوں اور آنسوؤں اور توبہ اور دعاؤں
اور فرائض اور قصدوں پر ہے۔ آپ کو مسیح کے قبول کرنے سے
زندگی شروع کرنی چاہئے۔ وہی آپ کی زندگی کا آغاز ہو۔ اُسے
اپنی موہومہ تیاری کا خاتمہ نہیں بنانا چاہئے۔ مسیح نجات کا الفہ
اور اُمگہ ہے۔ وہی ہماری نجات کا سب کچھ ہو۔ ورنہ وہ کچھ بھی
نہیں ہوگا۔ اس خطرناک غلطی میں نہ پھنسنا کہ اگر شریعت کے کاموں
میں سے اچھی طرح گزرو گے تو مسیح آپ کو زیادہ پسند کریگا۔ کیونکہ
وہ تو آپ کو اسوقت اسی طرح قبول کرنے کو تیار ہے جسطرح

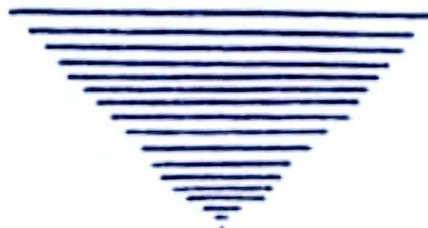
کسی اور وقت ہوگا۔ اور نہ یہ کہکر دیر کرنا کہ جب مجھ کو گناہ کا گہرا احساس حاصل ہوگا تب مسیح کے پاس آؤں گا۔ یہ بھی درست نہیں ہے۔ کیونکہ ایسا کرنا گویا گناہ کے گہرے احساس کو مسیح پر ترجیح دینا ہے۔ فرض کیجئے کہ آپ کو گناہ کا ایسا گہرا احساس حاصل ہوگیا ہے کہ ویسا کبھی کسی گنہگار کو نہیں ہوا۔ لیکن اگر آپ نے مسیح کو نہیں پایا تو اس سے کیا فائدہ؟ گناہ سے قائل ہونا بڑی ضروری اور عمدہ بات ہے۔ لیکن اس سے دل کا امن اور اطمینان۔ نجات کی شادمانی اور یقین پیدا نہیں ہوتے۔ بلکہ گھبراہٹ۔ بیچینی اور بے آرامی برپا ہوتی ہیں۔ خطرہ کے وقت غفلت سے بیدار ہونا اچھا ہوتا ہے۔ لیکن محض جاگ اُٹھنے سے لوگ خطرہ سے رہا نہیں ہوتے۔ کیونکہ بیداری سے فقط خطرہ کی شناخت حاصل ہوتی ہے۔ اسی طرح گناہ سے قائل ہونے کا مطلب بھی یہی ہے کہ آپ اپنی روح کے خطرہ سے آگاہ ہوں۔ اور بس۔ لیکن اس شناخت یا احساس کو نجات نہیں کہتے۔ پس اس قائلیت سے مخلصی وقوع میں نہیں آتی۔ کیونکہ یہ کسی نجات دہندہ کی خبر نہیں دیتی۔ فقط اس بات کی خبر دیتی ہے۔ کہ ہمیں ایک نجات دہندہ کی ضرورت ہے۔ لیکن لوگ اس بات کو سمجھتے نہیں وہ اکثر گناہ سے قائل ہونے کے بعد تصور کرتے ہیں کہ جو کچھ انہیں کرنا تھا سو ہوگیا۔ اب کسی اور بات کی ضرورت نہیں رہی۔ چنانچہ

وہ عموماً کہا کرتے ہیں "میں اپنے گناہ سے قائل ہو گیا ہوں۔ میں بسبب گناہ کے احساس کے سخت عذاب میں آ گیا تھا۔ اب میری حالت اچھی ہے۔ میں محفوظ ہوں"۔ کیا ایسی حالت اچھی ہوتی ہے؟ کیا یہ سلامتی کی حالت ہے؟ کیا وہ حالت اچھی ہوتی ہے جب کوئی جہاز ران اپنے جہاز کو طوفان کے تھپیڑوں کے سبب چٹانوں سے ٹکراتے اور پاش پاش ہوتے دیکھتا ہے؟ کیا وہ امن کی حالت ہوتی ہے جب کوئی مالک مکان آدھی رات کے وقت اپنے مکان کو شعلۂ نار سے بھسم ہوتے دیکھتا ہے؟ کیا وہ کہا کرتا ہے؟ اب میری حالت اچھی ہے کیونکہ میں نے آگ کے شعلوں کو دیکھا ہے۔ شیطان گنہگار کے خیالات کو گناہ کی قائلیت کے فکر میں غرق کر کے یا یہ سوجھا کر کہ قائلیت ہی کافی ہے اکثر اوقات گنہگار کی آنکھوں کو یسوع کے کامل کام سے "جو آپ ہمارے گناہوں کو اپنے جسم پر لئے ہوئے صلیب پر چڑھ گیا"۔ ہٹا دیتا ہے خدا سے ہمارا میل اور ہماری معافی وغیرہ کی برکتیں یسوع کی اس قربانی سے بہتی ہیں جو اس نے گناہ کے کفارے کے طور پر گذرانی ہے۔

پس اے روح کے قائل کئے ہوئے انسان یسوع کی موت میں جو صلیب پر واقع ہوئی خدا کے برے کو دیکھ جو دنیا کا گناہ اٹھا لے جاتا ہے۔ اس کی موت میں اس قربانی کو دیکھ جو بہتوں

کے گناہوں کے فدیہ کے لئے گذرانی گئی ہے۔" وہ آپ ہمارے گناہوں کو اپنے جسم پر لئے ہوئے صلیب پر چڑھ گیا" (۱ پطرس ۲: ۲۴) غور کیجئے یہ نہیں لکھا ہے کہ ہمارے فرائض۔ یا ہماری دعائیں۔ یا ہمارے روزے۔ یا ہماری گناہ کی قائلیت۔ یا ہماری توبہ یا ہماری بادیانت زندگی۔ یا ہماری خیرات۔ یا ہمارا ایمان یا ہماری خوبی ہمارے گناہوں کو اٹھاتی ہے۔ یسوع اور صرف یسوع۔ اور کوئی نہیں فقط یسوع "ہمارے گناہوں کو اپنے جسم پر لئے ہوئے صلیب پر چڑھ گیا"۔ پس اور کسی بات سے مطمئن نہ ہو سوائے اس بات کے کہ خداوند یسوع مسیح کے وسیلے آپ کا میل خدا سے ہوگیا ہے۔ خداوند مسیح نے سارا جلیل القدر کام کر دیا ہے۔ اب ہمارے لئے کرنے کو کچھ باقی نہیں رہا۔ سوائے اس کے کہ ہم اسکی محنت کو اور اسکی فتح کو ہی قبول کریں۔

" تکلیف اٹھانا اس کا حصہ تھا۔ آرام پانا ہمارا حصہ ہے موت اس کا حصہ اور زندگی ہمارا حصہ ہے۔ جان کنی اور غم اس کا حصہ ہے اور فتح کے پھل ہمارا حصہ ہے"۔



راستباز ٹھیرانا کسے کہتے ہیں؟

چوتھا باب

کچھ عرصہ ہُوا کہ پادری ڈاکٹر ونسلو صاحب مقیمی باتھ کے پاس ایک نوجوان سے نے جو اس دنیائے فانی سے کوچ کرنیوالا تھا ذیل کا خط بھیجا اور ان سے استدعا کی کہ کسی اخبار میں اس کا جواب دیں۔

"بخدمت پادری ڈاکٹر ونسلو صاحب"۔

کرمفرمائے بندہ! آپ ایک گنہگار شخص پر بڑا احسان کرینگے اگر آپ فلاں اخبار کے فلاں نمبر میں چند سطور تحریر فرما کر اُس کو بتلائینگے کہ موت کی تیاری کے لئے اُسے کیا کرنا چاہئے کہ خدا کیسی تیاری طلب کرتا ہے اور کہ وہ کونسی حالت ہے جسمیں وہ باطمینان کہہ سکیگا کہ میں اب مرنے کو تیار ہوں؟ اگر آپ یہ تکلیف گوارا کرینگے تو آپ ایک نوجوان کو جس کے کوچ کا وقت نزدیک آگیا ہے اپنا ممنون اور محسون بنائینگے۔

راستباز ٹھہرایا جانا کسے کہتے ہیں ؟ اور گنہگار کب راستباز ٹھہرتا ہے ؟" اِس باب میں ہم ڈاکٹر ونسلو صاحب کے جواب کا سب سے زیادہ توجہ طلب حصّہ درج کرتے ہیں۔ اس نامور خادم الدین مصنّف نے ذیل کے الفاظ تحریر کئے۔

"میں آپ کو تاکید کرتا ہوں کہ آپ نہائیت سادہ ایمان کے ساتھ اپنے آپ کو خداوند یسُوع مسیح کے حوالے کر دیں میں آپ کو پھر تاکید کرتا ہوں کہ آپ اپنے آپ کو فوراً خداوند یسُوع کے حوالے کر دیں اور آپ ضرور نجات پائینگے۔ موت کے لئے جو تیاری درکار ہے وہ آپ سے بالکل الگ ہے کیونکہ وہ خداوند مسیح میں پائی جاتی ہے۔ اس کے خون میں غسل پاکر اور اسکی راستبازی سے ملتبس ہوکر آپ خدا کے حضور پورے پورے طور پر اور بوسیلہ مفت فضل کے ہمیشہ کے لئے مقبول ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ گنہگاروں کی نجات مسیح میں تیار ہو چکی ہے پورے اور کامل طور پر تیار ہو چکی ہے۔ (افسی ۱: ۶) میں پھر کہتا ہوں کہ آپ کے ایمان کی آنکھ یسُوع مسیح پر لگی رہے۔ آپ اپنی طرف نہ دیکھیں خبردار آپ اپنی موت کی تیاری کا انحصار اپنے اوپر نہ سمجھیں۔ کیونکہ اس کا حصر مسیح پر ہے خدا آپ کو آپکے ٹوٹے ہوئے دل یا پاک دل یا دعا مانگنے والے دل کے سبب سے قبول نہیں کرتا ہے۔ وہ آپ کو محض اپنے

مبارک بیٹے کے کفارے کے سبب قبول کرتا ہے۔ اگر آپ سچوں کے سے ایمان کے ساتھ اس یقین پر تکیہ کریں کہ "مسیح بید ینوں کی خاطر مُوا" (رومیوں ۵ : ۶) تو سمجھیں کہ آپ نے نجات پائی ہے آپ پوچھتے ہیں کہ راستباز ٹھہرایا جانا کسے کہتے ہیں؟ جب کوئی غریب گنہگار جس پر شریعت کا فتویٰ لگا ہُوا ہے۔ اور جو اپنی نگاہ میں آپ مجرم ہے۔ اور جس نے اپنے آپ کو تباہ کر دیا ہے۔ ہاں جب کوئی ایسا گنہگار ایمان کے وسیلے خداوند یسُوع مسیح کی راستبازی پہن لیتا ہے تو وہ راستباز ٹھہرتا ہے۔ وہی اس دنیا سے کوچ کرنے کو تیار رہے۔ ہاں وہی شخص کوچ کرنے کو تیار ہے جو اپنی راستبازی کی چادر کو اُتار پھینکتا اور اس پناہ کے شہر یعنی خداوند یسُوع میں پناہ گزین ہوتا یعنی خون کے مُنتقم سے بچنے کے لئے اس میں چھُپ جاتا اور فتحمندوں کی طرح پکار اُٹھتا ہے "جو مسیح یسُوع میں ہیں اُن پر سزا کا حکم نہیں" (رومیوں ۸ : ۱) اس کے بعد آپ یسُوع کی طرف ایک شکستہ دل کے لئے دیکھیں۔ یسُوع کی طرف ایک پاک دل کے لئے دیکھیں۔ یسُوع کی طرف ایک محبت کرنے والے دل کے لئے دیکھیں۔ اور آپ کو وہ یہ ساری برکتیں بخشدیگا۔ خدا آپ کو اپنے مبارک بیٹے میں قبول کرنے کو تیار رہے۔ اور اس کی خاطر وہ آپ کے تمام گناہ اپنے پیچھے پھینک دیگا۔ اور آپ کو آپ کی موت کے بعد اپنے جلال میں

داخل کریگا۔ یسُوع نے کبھی کسی غریب گنہگار کو جو اس کے پاس خالی ہاتھ آیا رد نہیں کیا۔ پس خدا اس فضل کا جلال جو وہ مفت میں عطا فرماتا ہے۔ آپ کی نجات میں ظاہر کریگا۔ اس لئے وہ آپ کو جسطرح آپ اس کے پاس آئینگے۔ یعنی "بے روپیا اور بے قیمت" (یسعیاہ ۵۵ : ۱) اسی حالت میں نجات دیگا۔ آپ پولوس کا وہ جواب جو اس نے داروغۂ جیل کو دیا تھا یاد کیجئے "یسُوع مسیح پر ایمان لا اور تو نجات پائیگا" (اعمال ۱۶ : ۳۱) خواہ آپ گذشتہ میں کچھ ہی تھے۔ اور اب کچھ ہی ہوں۔ بہرحال اُس چشمے میں غوطہ لگائیں۔ جو گناہ اور ناپاکی کے دھونے کو جاری ہے۔ (زکریاہ ۱۳ : ۱) اور آپ صاف ہو جائینگے۔ بلکہ دُھل کر برف سے زیادہ سفید ہو جائیں گے (زبور ۵۱ : ۷) آپ یسُوع کے پاؤں پر گر جائیں۔ اور اگر برباد ہوں تو وہاں برباد ہوں لیکن! آپ کبھی برباد نہیں ہونگے۔ کیونکہ اس نے فرمایا ہے کہ "جو میرے پاس آئیگا اسے میں ہرگز نہ نکالونگا" (یوحنا ۶ : ۳۷) "میرے پاس آؤ" (متی ۱۱ : ۲۸) یہ اس کا فرمان اور اُس کی مبارک دعوت ہے۔ اس کے جواب میں آپ کو یہ کہنا چاہئے۔ خداوند میں آتا ہوں۔ میں آتا ہوں۔ میں آتا ہوں۔ میں اپنے ایمان کے کمزور اور کانپتے ہوئے بازو تیری صلیب کے اردگرد پھیلاتا ہوں۔ تیرے اردگرد پھیلاتا ہوں۔ اور اگر اب میری

موت نزدیک ہے۔ تو میں تجھی کو چمٹے اور لپٹے اور دیکھتے ہوئے مروں گا۔

نجات یسوع کے خون کے وسیلے سے ہے

پانچواں باب

چونکہ مجھے اس بات کا بہت ہی خیال ہے کہ میں اس جلیل القدر مضمون کو (کہ نجات فقط یسوع کے خون سے ہے) مختلف صورتوں میں آپ کے سامنے رکھدوں اس لئے میں اب آپ کو دکھاؤنگا کہ نجات فضل کا عطیہ ہے۔ رسول فرماتا ہے "تم کو فضل ہی سے نجات ملی ہے" (افسی ۲: ۸) اور پھر رومیوں کے خط میں آیا ہے "خدا کی بخشش ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے ہمیشہ کی زندگی ہے" (رومیوں ۶: ۲۳)۔ یوحنا کی انجیل میں لکھا ہے "خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو کوئی اس پر ایمان

لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے"۔ (یوحنا ۳ : ۱۶)۔

ایک دفعہ ڈاکٹر چامرز صاحب نے اپنے کسی دوست کو لکھا کہ مجھے انجیل کی نجات کا کبھی ایسا گہرا اور تسلی بخش عرفان حاصل نہیں ہوتا جیسا اس وقت ہوتا ہے جبکہ میں یہ سوچتا ہوں کہ انجیل کی نجات کے دو پہلو ہیں۔ ایک طرف خدا کا سادہ عطیہ دکھائی دیتا ہے۔ اور دوسری جانب اس عطیے کا سادگی کے ساتھ قبول کیا جانا نظر آتا ہے گویا خدا ہم میں سے ایک ایک کو اور سب کو کہہ رہا ہے "میرے بیٹے کے خون کے وسیلے سے گناہوں کی معافی مل سکتی ہے۔ تم لے لو" اور جو شخص اس عطیہ کو سچ مانتا ہے وہ اُسے لیتا ہے۔ یہ عطیہ ہماری خدمتوں کا صلہ نہیں ہے۔ وہ ہمارے خداوند یسوؔع مسیح کے وسیلے خدا کی بخشش ہے۔ یہ انعام اس واسطے نہیں دیا جاتا کہ آپ اس کے لائق ہیں پر صرف اس لئے دیا جاتا ہے کہ ایسے عطیے کا عطا فرمانا ہمارے مہربان باپ کی شان کے شایاں ہے۔ جس کے ساتھ مسیح میں ہمارا میل ہو گیا ہے۔

ہم اس عطیہ کی عظمت کو دیکھکر کانپ اُٹھتے ہیں۔ کیونکہ ہم اس کے لائق نہیں ہیں۔ اور ہم سوچتے ہیں کہ ہم جب تک اپنے آپ کو اس کے لائق نہ بنالیں تب تک اس کے حاصل کرنے کی امید نہ رکھیں۔ اس خیال سے کہ دو بُرے نتیجے پیدا ہوتے ہیں۔ اول اس سے ان مسیحیوں کا فخر ہمیشہ تازہ رہتا ہے جو یہ

قیاس کئے بیٹھے ہیں کہ نجات کے لئے یہ لازمی امر ہے کہ ہم میں
کوئی خوبی موجود ہو - یا ہم خود کچھ کریں - اور دوسری خرابی یہ
ہے کہ ان لوگوں کی مایوسی تازہ رہتی ہے جو اپنی زندگیوں
اور اپنے دلوں میں کوئی بھی ایسی بات نہیں دیکھتے جسکے سبب
سے وہ خدا کی رحمت کو اپنا حق سمجھ سکیں - دونوں قسم کے لوگوں
کی غلطیاں اس بات پر مبنی ہیں کہ دونوں اپنے آپ کو دیکھتے
ہیں اور یسوع کو جسکی طرف اُنھیں دیکھنا چاہیئے نہیں دیکھتے
"میری طرف دیکھو تاکہ تم نجات پاؤ - اے زمین کے کناروں کے
سارے رہنے والو" (یسعیاہ ۴۵ : ۲۲) -

ابن آدم اس واسطے اونچے پر چڑھایا گیا کہ جو کوئی اُس پر
ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے - اب آپکا
کام یہ ہے کہ جو نعمت وہ عطا فرماتا ہے آپ اُسے لے لیں - وہ
آپ کو دعوت دیتا ہے - بلکہ منت کرتا ہے - بلکہ اس سے بھی
زیادہ کرتا ہے - یعنی آپ کو حکم کرتا ہے کہ آپ اس نعمت کو قبول
کریں - یہ بات صحیح ہے کہ آپ اس نعمت کے لائق نہیں ہیں -
تاہم آپ خوف نہ کھائیں - آپ فقط ایمان لائیں - خدا نے
وعدہ فرمایا ہے کہ وہ اپنے بیٹے کے ساتھ آپ کو ساری چیزیں
عطا کریگا - (رومیوں ۸ : ۳۲) وہ آپ کے ساتھ چلے پھریگا اور
آپ کے دل میں بسے گا (۲ قرنتی ۶ : ۱۶) وہ ایمان کے وسیلے

آپ کے دل کو پاک صاف کریگا۔ (اعمال ۱۵: ۹) وہ اپنا قانون آپ کے ذہن میں ڈالیگا اور آپ کے دل پر لکھیگا (عبرانی ۸: ۱۰)
واضح ہو کہ یہ خوبیاں اس ایمان کا نتیجہ ہیں جو آپ مسیح پر رکھتے ہیں۔ یہ وہ خدمتیں نہیں ہیں جن کے وسیلے سے آپ اس پر ایمان لانے کا حق حاصل کرتے ہیں۔ اس بات کو شروع ہی سے اچھی طرح سمجھ لو۔ کہ آپ کا پہلا کام یہ ہے کہ آپ ایمان کے ساتھ خدا کے اس عطیے کو قبول کریں جو سراسر اسکی رحمت پر مبنی ہے۔ جو اس کی فیاضی کا نتیجہ اور کسی شرط کا محکوم نہیں ہے۔
اگر میں آسمانی ہیکل سے معتبر قاصد کی صورت میں نامہ دعوت لیکر آتا جس پر آپ کا نام اور ایڈریس لکھا ہوا ہوتا تو آپ اس کے قبول کرنے میں کسی طرح کی حجت نہ کرتے۔ اب یہاں بائیبل موجود ہے۔ جو آپ کے لئے دعوت نامہ ہے۔ وہ آپ کو مسیح کے پاس بُلاتی ہے۔ بیشک اس پر آپ کا خاص نام یا ایڈریس تو لکھا ہوا نہیں ہے۔ پر وہ کہتی ہے "جو کوئی" اس میں آپ بھی شامل ہیں۔ وہ کہتی ہے "سب" اس میں آپ بھی شامل ہیں۔ وہ کہتی ہے "اگر کوئی" اس میں بھی آپ شامل ہیں۔
ایک شخص کہتا ہے "ہم ہر طرح کے ملامت آمیز نام کو (مسیح کی خاطر قابل تعظیم ملامت سمجھکر) فخر سے قبول کرتے ہیں۔ جو ہمارے اوپر اس لئے چسپاں کیا جاتا ہے کہ ہم خدا کے فضل کو جو انسانی

ذاتی نیکی کو خارج کر دیتا ہے کامل لامحدود اور خدا کی مفت بخشش ملنے ہیں ۔ ہم یہ منادی کرتے ہیں کہ خدا کے فضل کے بازار میں سب کچھ مفت ملتا ہے (یسعیاہ ۵۵ : ۱) ۔ یہ مسیح کا آخری عطیہ ہے (مکاشفات ۲۲ : ۱۷) ۔ اگر اس متاع کے متعلق کسی قیمت یا زر کا ذکر کیا گیا ہے ۔ تو اُسے قیمت یا زر نہیں سمجھنا چاہیئے ۔ اور جب قیمت یا زر اس نعمت کے حصول کی شرائط بتائی جائیں تو اُس وقت یہ مُراد ہوتی ہے کہ ہم ان کو ترک کریں نہ یہ کہ ہم انہیں خدا کے فضل کو مول لینے کا دام سمجھیں ۔ یقیناً انجیل کی متاعِ نجات کے متعلق یہی دو شرطیں ہیں اول خدا کا مفت دینا ۔ دوم ہمارا مفت لینا ۔

ہم جو شریعت کے ماتحت پیدا ہوئے ہیں اور جنہوں نے مذہب اور تہذیب کی قیود کے زیر حکومت تربیت پائی ہے ہمارے لئے یہ بات ایک طبیعی معاملہ ہے کہ ہم یہ خیال کریں کہ بغیر بعض قوانین اور شرائط کے پورا کرنے کے ہم نجات نہیں پا سکتے ۔ لہذا یہ بہت مشکل ہے کہ ہم ادائے فرائض کو خدا کے نزدیک مقبول ہونے کا وسیلہ سمجھنا چھوڑ دیں ۔ اور صرف اس بات پر قناعت کریں کہ ایک پُر محبت نجات دہندہ ہمکو گنہگار اور کھوئے ہوئے سمجھ کر خود ڈھونڈے اور بچائے ۔ وہ پُر محبت اور نجات دہندہ جو ہم کو جرم اور خرابی اور ہلاکت سے چُھڑا دیا

اور بے قیمت" بچا سکتا ہے۔ (یسعیاہ ۵۵ : ۱)
پچھلی صدی کا ایک مشہور مصنّف ٹھیک کہتا ہے۔ "وہ انجیل جسکی منادی مَیں آپ کے سامنے کرنا چاہتا ہُوں یہ ہے کیا آپ اس مسیح کو قبول کرینگے جو آپ کے اندر ایمان اَور توبہ اور محبّت اور ہر طرح کی نیکی پیدا کریگا؟ اور جو تمہارے اور خدا کے غضب کی تلوار کے درمیان کھڑا ہوگا؟ آپ یہ عُذر نہیں کرسکتے کہ ہم لائق نہیں ہیں۔ کیونکہ انسان تو ہے ہی سخت دل اور مغرور اور اندھا اور کوتہ اندیش۔ پس سوال یہ نہیں کہ کیا آپ پہلے ان برائیوں کو دور کرینگے اور پھر مسیح کے پاس آئینگے؟ سوال یہ ہے۔ کیا آپ اس مسیح کو قبول کریں گے جو ان بُرائیوں کو دور کرسکتا ہے؟ میں آپ کو اسی واسطے اس حکیم کے پاس بُلاتا ہوں کہ آپ کو یہ امراض لاحق ہو رہے ہیں اور وہ انہیں چنگا کرسکتا ہے۔ کیا آپ اپنے تئیں مجرم سمجھتے ہیں؟ میں اسے آپ کی راستبازی کے لئے آپ کے سامنے لاتا ہوں۔ کیا آپ ناپاک ہیں؟ میں اسے آپکی پاکیزگی کے لئے آپ کے حوالے کرتا ہوں۔ کیا آپ بے آرام اور مایوس ہیں؟ میں اسکو آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں کہ وہ خدا کی طرف سے ہماری کامل مخلصی ہے۔ کیا آپ سخت دل ہیں؟ میں اُسے آپ کے سامنے اس وعدہ میں لاتا ہوں "میں سنگین دل کو نکال ڈالونگا

(حزقیل ۳۶ : ۲۶) کیا آپ رضامند ہیں کہ وہ آپ کے سنگین دل کو توڑ ڈالے ؟۔ اگر ہیں تو اپنے سخت دل کو اسکے ہاتھ میں دیدو۔"

"پُورا ہُوا"

چھٹا باب

آپ جو اپنی رُوح کی نجات کی نسبت فکرمند ہیں مسیحیوں کی دعاؤں کو جو رُوح کے نزول کے لئے کی جاتی ہیں سُنکر ضرور یہ نتیجہ نکالتے ہونگے کہ پہلا کام جو مجھے کرنا چاہئے یہی ہے کہ میں روح القدس کیلئے دُعا مانگوں۔ لیکن خداوند یسُوع خود آپ کے خیال کی تصحیح کرتا ہے جب وہ یہ فرماتا ہے "خدا کا کام یہ ہے کہ تم اس پر جسے اس نے بھیجا ہے ایمان لاؤ۔ (یوحنا ۶ : ۲۹) اگر خدا کے فضل کے تخت کے سامنے یہ کام کرنے جائیں تو شوق سے جائیں۔ لیکن خبردار فی الحال وہاں کوئی اور دُعا نہ مانگیں۔

کیونکہ مسیح کے وسیلے راستباز ٹھیرائے جانے سے پیشتر روح کے وسیلے پاک بننے کی تلاش کرنا نوشتوں کی تعلیم کے خلاف ہے اور پھر ان دونوں باتوں کو باہم ملا دینا یعنی کچھ حصّہ کے لئے ایک پر اور کچھ حصّہ کے لئے دوسری بات پر بھروسہ کرنا بھی بائیبل کے خلاف ہے۔ کیونکہ یسوؔع۔ صرف یسوؔع ہی وہ شخص ہے جس پر آپ کی آنکھ اطمینان اور دل کی تبدیلی کے لئے لگنی چاہیئے۔ (رومی ۸: ۳۴) رُوح کا کام یہ ہے کہ وہ آپ کو اس کی طرف متوجہ کرے جس نے کلوری پر فرمایا "پورا ہوا" (یوحنا ۱۹: ۳۰) نوشتوں میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ "روح القدس کا کام ہمکو گناہ سے پاک کرتا ہے" پر یہ لکھا ہے "اس کے بیٹے یسوؔع کا خون ہمیں تمام گناہ سے پاک کرتا ہے" (۱ یوحنا ۱: ۷) پس جو کام آپ کو اب کرنا ہے یہ ہے کہ آپ یسوؔع کو اپنا نجات دہندہ قبول کریں۔ تاکہ آپ کو "اس کے خون کے وسیلے سے مخلصی یعنی قصوروں کی معافی" حاصل ہو (افسی ۱: ۷) کیونکہ یہ لکھا ہے کہ "جتنوں نے اسے قبول کیا اس نے اُنہیں خدا کے فرزند بننے کا حق بخشا" (یوحنا ۱: ۱۲) ہم سے یہ طلب نہیں کیا جاتا کہ ہم پہلے تیار ہو کر فرزند بنیں۔ اور پھر خدا سے قبول کئے جائیں۔ راستباز ٹھیرائے جائیں۔ اور مسیح کے وسیلے اپنے گناہ بخشوائیں نہیں۔ ہم کو یہ تعلیم دی جاتی ہے کہ یسوؔع کے پاس اس غرض

سے آئیں کہ اس کے مفت فضل کے وسیلے سے ہم راستباز ٹھیرائے جائیں اور اس کے ساتھ زندہ میل پیدا کر کے خدا کے فرزند بن جائیں - ہم گنہگار ہونے کی حیثیت میں مفت فضل کے وسیلے سے راستباز ٹھیرائے جاتے ہیں اور یوں اس پیارے میں مقبول ہو کر خدا کے فرزند بنتے اور اس کے فرزندوں کی طبیعت اور تجربہ اور چال چلن حاصل کرتے ہیں - اے گنہگار تو جو اپنے خطرہ سے آگاہ ہے نجات کے الف بے سے شروع کر - یعنی اُسکو دیکھ جو تیرے گناہوں کے لئے کلوری پر چھیدا گیا - خدا کے برّے کو دیکھ اور ہمیشہ اسی کو دیکھتا رہ - اپنی توبہ اپنے ارادوں اپنی اصلاحوں اپنی دعاؤں اور تلاوتوں کو نہ دیکھ - غرضیکہ ہم کسی ایسی چیز کو نہ دیکھیں جو ہماری طاقت سے علاقہ رکھتی ہو اور جسکی نسبت ہم کو یہ فخر ہو کہ ہم اس کے سبب سے خدا کے سامنے مقبول ہونگے - یا ہمارے گناہ معاف کئے جائینگے - اگر آپ اس بات پر عمل کرینگے تو آپ کو بہت جلد تسلی اور اطمینان حاصل ہوگا اور آپ ان لوگوں میں شامل ہونگے "جو رُوح کی ہدایت سے عبادت کرتے ہیں اور مسیح یسوع پر فخر کرتے ہیں" (فلپیوں ۳: ۳) -

مجھے اس بات کی کہ نجات فقط مسیح کے خون سے ہے اور کوئی نظیر ایسی موزوں معلوم نہیں ہوتی جیسی وہ جو فسح کے برّے

کے خون میں پائی جاتی ہے جو کہ اسرائیلیوں کے گھروں کی چوکھٹوں پر اس وقت چھڑکا گیا جب اُنہیں مصر کی غلامی سے رہائی بخشی گئی۔ چوکھٹوں پر جو خون چھڑکا گیا وہی ان کی تسلی کا باعث تھا جس وقت تباہ کرنے والا فرشتہ نکلا اس وقت اس سے بچنے کو کسی اور چیز کی ضرورت نہ تھی سوائے اُس خون کے۔ خدا نے اُس خون پر اور کسی چیز کو اضافہ نہ کیا۔ اور اس کا سبب یہ تھا کہ عدل کی تلوار سے نجات پانے کے لئے اور کسی چیز کی ضرورت نہ تھی۔ خداوند نے یہ نہیں کہا تھا کہ جب "میں خون اور فطیری روٹی اور کڑوی ترکاریاں دیکھونگا تب درگذر کرونگا" نہیں ایسی کوئی بات نہیں فرمائی۔ بیشک فطیری روٹی اور کڑوی ترکاریاں ایک مطلب رکھتی تھیں۔ لیکن وہ نجات یا مخلصی کا حصّہ نہیں سمجھی جاسکتی تھیں۔

اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ بڑی صفائی کے ساتھ یہ بات سمجھ لی جائے کہ تسلی کا بنیادی کام کیا ہے۔ مسیح کے کام کے ساتھ اتنی باتیں ملادی جاتی ہیں کہ رُوحیں اندھیرے اور بے یقینی کی حالت میں گرفتار ہو جاتی ہیں۔ لوگ یہ جانتے ہیں کہ سوائے یسُوع کے خون کے نجات کا کوئی طریقہ نہیں ہے۔ پر اس کو شیاطین بھی، جانتے ہیں مگر ان کو اس سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ پس جس بات کی ہمیں ضرورت ہے وہ یہ یقین ہے کہ ہم

بچ گئے ہیں۔ خدا کے یہاں یہ بات نہیں ہے کہ انسان آدھا نجات یافتہ اور آدھا کھویا ہوا ہو۔ آدھا راستباز اور آدھا مجرم ہو۔ آدھا زندہ اور آدھا مردہ ہو۔ آدھا خدا سے پیدا شدہ ہو۔ اور آدھا دنیا سے۔ اس کے حضور میں صرف دو ہی حالتیں ہیں۔ پس ہمارا علاقہ ان میں سے ایک ہی کے ساتھ ہو سکتا ہے۔

کوئی اسرائیلی اس خطرناک رات کے وقت ایسی حالت میں نہ تھا کہ آدھا خون کے سبب پناہ میں ہو اور آدھا تباہ کرنیوالے کی تلوار کے سامنے۔ وہ جانتا تھا کہ میں پورے طور پر محفوظ ہوں۔ وہ نہیں کہتا تھا کہ مجھے امید ہے کہ میں بچ گیا ہوں۔ وہ یہ دعا نہیں کرتا تھا کہ میں بچ جاؤں۔ وہ جانتا تھا کہ میں ہر طرح محفوظ ہوں۔ اور کیوں؟۔ اس لئے کہ خدا نے فرمایا ہے کہ جب میں خون کو دیکھونگا تو میں ورگذر کرونگا۔ (خروج ۱۲ : ۱۳) وہ فقط خدا کی شہادت پر جو اس نے اس بہائے ہوئے خون کے متعلق دی تھی۔ تکیہ کرتا تھا۔ اس نے اس بات کو مانا کہ جو کچھ خدا کہتا ہے برحق ہے۔ کہ جو کچھ اس نے فرمایا ہے وہ اُسے پورا بھی کرے گا۔ اور اسی سے اس کو تسلی حاصل ہوئی۔ اور اس لئے اس نے چُپ چاپ بھروسے اور یقین کے ساتھ اس بات کو مان لیا کہ چونکہ ایک بے عیب برہ میرے عوض میں ذبح ہو چکا ہے اس لئے تباہ کرنے والا فرشتہ مجھ کو چھُو نہیں سکتا۔

اگر ہم کسی اسرائیلی سے اس کی سلامتی کی نسبت پوچھتے تو وہ کیا جواب دیتا؟ کیا وہ یہ کہتا؟ - میں جانتا ہوں کہ رہائی کا وسیلہ سوائے برّے کے خون کے اور کوئی نہیں ہے - اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ یہ الٰہی طریقہ ہے اور کامل ہے - اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ خون میرے گھر کی چوکھٹ پر لگا دیا گیا ہے - تو بھی میرے دل میں یہ اندیشہ ہے کہ میں پورے پورے طور پر محفوظ نہیں ہوں مجھے خیال ہے کہ میں نے برّے کے خون کی جیسی قدر کرنی چاہئے نہیں کی ہے - اور نہ اپنے باپ دادوں کے خدا کو جیسا پیار کرنا چاہئے کیا ہے"۔ کیا وہ یہ جواب دیتا؟ - ہرگز نہیں - مگر سیکڑوں مسیحی اسی قسم کا جواب دیتے ہیں جبکہ ان سے یہ پوچھا جاتا ہے کیا آپ سلامتی حاصل کر چکے ہیں؟ وہ خون کی جگہ اپنے ان خیالات کو دیتے ہیں جو خون کے متعلق ہیں - اور یوں نجات کو اسی طرح اپنے اوپر منحصر رکھتے ہیں جیسے اس وقت رکھتے جبکہ وہ ان کے اپنے اعمال سے کمائی جاتی -

لیکن اسرائیل تو فقط خون کے وسیلے سے بچا تھا نہ کہ ان خیالوں کے وسیلے جو وہ خون کی نسبت رکھتا تھا - اس کے خیالات گہرے ہوتے یا تنگ خیالات کے عمق یا تنگی کو اسکی حفاظت سے کچھ سروکار نہ تھا اس کی نجات اس کے خیالات اور احساسات پر منحصر نہ تھی اس کا دارومدار خون پر تھا - خدا نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ جب تم

خون کو دیکھو گے تو میں در گذر کروں گا۔" اس نے کہا تھا جب میں خون کو دیکھونگا۔" پس جس بات سے اسرائیلی کو تسلی ہوئی وہ یہ تھی کہ وہ جانتا تھا کہ خون جو چوکھٹ پر لگایا گیا ہے وہ خداوند یہواہ کی آنکھ کے سامنے ہے۔ خون باہر تھا اور اسرائیلی اندر۔ وہ اسکو دیکھ نہیں سکتا تھا لیکن خدا دیکھتا تھا۔ اور یہی ضروری امر تھا۔ اور اسکی نجات کے لئے کافی تھا۔

اب اس مثال سے گنہ گار کی سلامتی اور اطمینان کا سوال بخوبی حل ہو جاتا ہے۔ مسیح نے اپنا خون جو گناہ کے لئے کامل کفارہ ہے۔ بہایا ہے اور اسے خدا کے حضور لے جا کر چھڑک دیا ہے اور خدا کی گواہی گنہگار کو یقین دلاتی ہے کہ جو کچھ اسکی سلامتی کے لئے ہونا چاہئے تھا سو ہو گیا ہے۔ انصاف کے تمام تقاضے اس سے پورے ہو گئے ہیں گناہ بالکل دور ہو گیا ہے اور اب الٰہی محبت کا سلسلہ جاری ہے۔ اور مسیح کی قربانی کے ذریعے ہم اس سے فیضیاب ہوتے ہیں اس کی صداقت و سچائی پر روح القدس شاہد ہے اور کمال صفائی سے مسیح کے بیش بہا خون کی بابت جو کہ خداوندی انتظام سے ہمارے گناہوں کے کفارے کے لئے بہایا گیا گواہی دیتی ہے اور وہ گنہگار کو اس صلیب کی طرف جسکے ذریعے یہ تمام نجات کا کام پورا ہُوا لے جاتی ہے اور واضح طور سے اسکو بتلاتی ہے کہ اب سب کچھ پُورا ہُوا۔ گناہ دور کئے گئے اور کامل راستبازی ظاہر کی گئی اس طور

سے کہ "سب جو اس پر ایمان لائیں بچیں" (روم ۳: ۲۲)۔ ایمان کس پر لائیں؟ ہم اس پر ایمان لائیں جو خدا نے ہم کو فرمایا ہے۔ ہاں ہم صرف اس کے کہنے پر ایمان لائیں۔

ہم اکثر اپنے اندرونی حالات کی طرف راغب ہوتے ہیں اور خیال کرنے لگتے ہیں کہ اب ہمارے اندر صبر و اطمینان پیدا ہوگا ہم یہ سوچتے ہیں کہ رُوح القدس ہمارے اندر خود بخود تحریک پیدا کریگی پر مسیح کی مدد کو جو تمام صبر و اطمینان کا سرچشمہ ہے بھول جاتے ہیں یہ محض غلطی ہے بیشک رُوح القدس بھی اپنا کام کرتی ہے پر صبر و اطمینان کی بنیاد مسیح ہی سے ہے کیونکہ جس نے صلح کی بنیاد رکھی وہ مسیح تھا نہ کہ روح القدس۔ سوائے مسیح کے اور کوئی ہمارے لئے کامل صلح نہیں ہو سکتا اور خدا نے بھی صلح روح القدس کے وسیلے ظاہر نہ کی پر مسیح کے وسیلے سے (اعمال ۱۰: ۳۶ و افس ۲: ۱۴-۱۷ و قلس ۱: ۲۰)

روح القدس کا خاص کام یہ ہے کہ وہ مسیح کو ہم پر ظاہر کرے وہ ہم کو بتلاتی ہے کہ ہم کسطرح سے اس کو جانیں۔ اس کے ساتھ کسطرح خوشی میں شامل ہوں اور کیونکر اس سے اپنے لئے خوراک حاصل کریں وہ خداوند یسوع مسیح پر گواہی دیتی ہے اور ہمارے تمام روحانی تعلقات کو واضح طور سے ظاہر کرتی ہے۔ اس کے ذریعے سے ہم مسیح سے تعلق پیدا کر سکتے اور اس پر گواہی دے سکتے اس کے ساتھ شریک ہو کر روحانی تعلق قائم رکھ سکتے ہیں۔ بے شک اس کی ہم کو از حد ضرورت ہے

کیونکہ بغیر اس کے نہ تو ہم مسیح کو دیکھ سکتے ہیں نہ اس کے کلام کو سن سکتے ہیں نہ اس کی بابت کچھ جان سکتے ہیں نہ کوئی روحانی تجربہ حاصل کر سکتے ہیں اور نہ ہی مسیح کو ظاہر کر سکتے ہیں۔

پر باوجود ان تمام باتوں کے روح القدس مسیحی صبر و اطمینان کی بنیاد نہیں ہے۔ اور اگرچہ ہم اس کے ذریعے سے صبر و اطمینان میں حصہ پاتے ہیں تاہم تسلی کا آغاز مسیح ہی سے ہے۔ ہم رُوح القدس کے نام سے نامزد ہیں پر تو بھی ہمارے تمام مسیحی نام اور کام اس کے ذریعے سے روشن ہوتے ہیں اور اس سے ہم تمام روحانی خوشیوں میں شامل ہو سکتے ہیں۔ روح القدس اپنا کام سب ایماندروں میں برابر جاری رکھتی ہے اور ان کے لئے سفارشی دعائیں کمال فروتنی و انکسار سے خدا کے حضور کرتی ہے (رومیوں ۸ : ۲۶)۔ اور ان کو روز بروز زیادہ خداوند مسیح کے ساتھ ملاتی ہے۔ تاکہ وہ ہر ایک کو مسیح میں کامل کر کے خداوند کے حضور پیش کرے۔ (کلسیوں ۱ : ۲۸) روح القدس کا کام کبھی بھی مکمل نہیں ہو سکتا اگر ہم مسیح کے جلال میں شامل نہ ہوں۔

لیکن مسیح کا کام ہمارے لئے نامکمل نہیں ہے وہ پورے طور سے سب کچھ ہمارے لئے کرتا ہے کیونکہ اس نے کہا ہے "کہ میں نے سب کام جو تو نے مجھے دیا پورا کیا" (یوحنا ۱۷ : ۴) اور وہ یہ بھی کہتا ہے کہ "پورا ہوا" (یوحنا ۱۹ : ۳۰) پر روح القدس نے یہ نہیں کہہ سکتی کہ میں نے سب کچھ پورا کیا وہ صرف لوگوں کے دلوں میں کام کرتی

اور ان کو خدا کے نزدیک لاتی ہے۔ وہ لوگوں کو کبھی اپنے ہی کاموں پر بھروسہ کرنا نہیں سکھاتی۔ پر اس کا کام یہ ہے کہ مسیح کو ظاہر کرے نہ کہ اپنی بابت کچھ کہے "تم روح القدس پاؤ گے جو تم کو میری بابت بتائیگی" (یوحنا ۱۶: ۱۴) وہ ہمیشہ مسیح کے کامل کفارے کی بابت لوگوں کو بتلاتی ہے اور ان کو ترغیب دیتی ہے کہ اس پر بھروسہ رکھیں روح القدس کا قیام اور اس کا ایما نداروں میں کام کرنا صرف مسیح ہی کے کامل کفارے کے سبب سے ہے "اور اس میں تم پر بھی۔ جب تم نے کلام حق کو سُنا جو تمہاری نجات کی خوشخبری ہے اور اس پر ایمان لائے۔ پاک موعود روح کی مُہر لگی" (افس ۱: ۱۳) روح القدس کسی حالت میں گناہ دور نہیں کر سکتی صرف مسیح کا خون ہی یہ کر سکتا ہے "مسیح کا خون، جو ہم کو ہمارے تمام گناہوں سے پاک وصاف کرتا ہے"۔ (۱ یوحنا ۱: ۷)۔

غور کرو کہ ہمارا صبر و اطمینان کس سادگی سے بیان کیا جاتا ہے خدا مسیح کے نجات کے کام سے جو اس نے پورا کیا نہایت خوش ہے "میں اس کی راستبازی سے بہت خوش ہوں"۔ (یسع ۴۲: ۲۱) اور یہ راستبازی ہمارے تجربے اور احساس پر مبنی نہیں بلکہ خدا کے برّے کے بہے ہوئے خون پر۔ پس ہماری صبر اور اطمینان کی بنیاد اس کے خون پر ہے نہ کہ ہمارے ذاتی تجربے اور احساس پر۔

اب ایمان دار کو کیا لازم ہے! اور وہ کیا کرے؟ چاہئے کہ وہ

ہر ایک چیز سے جو پاکیزگی سے علیحدہ ہو پرہیز کرے اور اس طرح بے خمیری روٹی کی عید کو اس نئے طریقہ پر جاری رکھے۔ اور چاہئے کہ وہ مسیح کے لہو سے جو کہ اسکی تمام خطاؤں کو دور کرتا ہے خوراک حاصل کرے اور اس بات کا یقین کرے کہ تباہ کرنے والے کی تلوار مجھ پر گرنے کے عوض یسوع پر گر گئی ہے اور اب میرا یہ کام ہے کہ میں اس دروازہ کے اندر جس پر خون لگا ہوا ہے داخل ہو کر اور اس کامل پناہ گاہ میں جو خدا کی محبت نے مسیح کے خون کے وسیلے بہم پہنچائی ہے محفوظ ہو کر الٰہی دسترخوان پر سے کھاؤں اور سیر ہو دل کسی شخص نے خوب کہا ہے۔

"جب تک میں نے خون کو نہیں دیکھا تھا۔ میری جان دوزخ سے ڈرتی تھی اور آیندہ کا زمانہ میری آنکھوں میں اندھیرا اور تاریکی معلوم ہوتا تھا۔ اور باطن کا یہ حال تھا کہ ضمیر گناہ کو سامنے لا کر دل کے اندر خوف کا طوفان برپا کر رہی تھی۔ لیکن جب میں نے خون کو اور اس کو جس نے اپنا خون بہایا تھا دیکھا تو فوراً محسوس کیا کہ سلامتی میرا حق ہے۔ اور کہ میں اب خدا کے نزدیک لایا گیا ہوں۔ تب میں "فتح فتح" کہکر چلا اٹھا۔"



یسوع کے خون کے وسیلے نئی پیدائش

ساتواں باب

خداوند مسیح نے فرمایا ہے کہ نئی پیدائش نجات کے لئے لابد ہے۔ ممکن ہے کہ آپ یہ خیال کریں کہ نئی پیدائش کا جو تجربہ ہے وہ آپ کے اور "مسیح کے بیش قیمت خون" (۱ پطرس ۱: ۱۹) کے درمیان حائل ہے یعنی پہلے نئی پیدائش آتی ہے۔ بادی النظر میں تو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے مگر درحقیقت حال ایسا نہیں ہے کیونکہ ہم نئی پیدائش کے غسل اور روح القدس سے جو "ہمارے منجی یسوع مسیح کی معرفت ہم پر افراط سے نازل" ہوتی ہے نجات پاتے ہیں۔ اگر آپ نئی پیدائش کی ضرورت پر غور کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ نئی پیدائش کے حاصل کرنے میں آپ کچھ نہیں کر سکتے۔ اور اس کے ساتھ ہی آپ اس بات کو بھی محسوس کرینگے

کہ یسوع کے خون کی کامل معموری ہی آپ کا میل خدا سے کراتی
اور آپ کو ایک نیا دل عطا کرتی ہے۔ ہم اس معاملے میں نوشتوں
کے پورے بیان سے پہلو تہی نہیں کرتے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ
وہ اس صداقت کی جسکو ہم اس وقت آپ کے سامنے لاتے ہیں
ایک بال کے برابر بھی مخالفت نہیں کرتے ہیں۔ وہ صداقت
جو ہم اس وقت پیش کر رہے ہیں یہ ہے کہ ہم خدا کے سامنے سوائے
مسیح میں ہونے کے راستباز نہیں سمجھے جا سکتے کیونکہ کلام یہ کہتا ہے
کہ "جو گناہ سے واقف نہ تھا اسی کو اس نے ہماری خاطر گناہ ٹھہرایا
تاکہ ہم اس میں ہو کر خدا کی راستبازی ٹھہریں"۔ (۲ قرنتی ۵ : ۲۱)
ہاں ازسر نو پیدا ہونے کی ضرورت اگر ہم پر کسی بات کو ظاہر کرتی ہے
تو اس بات کو کرتی ہے کہ ہم صرف مسیح یسوع پر ایمان لا کر نجات
پا سکتے ہیں۔ یوحنا کی انجیل کے تیسرے باب کو پڑھو اور پھر اس اہم
مضمون کے متعلق ذیل کے خیالات پر اپنا دھیان لگاؤ۔ اگر آپ
ایسا کریں تو آپ دیکھینگے کہ آپ کے پاس کوئی شخصی یا ذاتی وجہ
نہیں ہے جسکی بنا پر آپ خدا کے فضل کے متدعی ہوں۔ اور آپ
خواہ مخواہ مسیح کی صلیب کے پاس جائینگے اور اس کے سامنے یہ
جانکر گرینگے کہ سوائے فضل کے اور کوئی چارہ نہیں ہے۔

مسیح خدا کا مجسم بیٹا فرماتا ہے کہ نئی پیدائش نہایت ہی ضروری
ہے کیونکہ وہ کہتا ہے "میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر آدمی ازسر نو

پیدا نہ ہو تو وہ خدا کی بادشاہت کو دیکھ نہیں سکتا (یوحنا ۳: ۳) اور پھر ذرا آگے بڑھ کر اسی طرح سنجیدگی کے ساتھ اور قطعی طور پر فرماتا ہے کہ "اگر آدمی پانی اور روح سے پیدا نہ ہو تو وہ خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ (یوحنا ۳: ۵) پھر اس ضرورت کے ثبوت میں ایک حقیقت کو پیش کرتا ہے جب کہ یہ فرماتا ہے "وہ جو جسم سے پیدا ہوا ہے جسم ہے"۔ (یوحنا ۳: ۶) جسم جس سے مراد بگڑی ہوئی انسانی نیچر ہے۔ یعنی انسان جیسا کہ ازخود ہے آسمان کی بادشاہت میں داخل ہونے کے قابل نہیں ہے۔ اور ایسا ہی ہمیشہ رہیگا کیونکہ ازخود نئے طور پر پیدا ہونیکی امید اس سے نہیں ہو سکتی۔ پس انسانی طبیعت کا کلی طور پر بگڑ جانا اس بات کا مقتضی ہے کہ ایک پوری پوری روحانی تبدیلی واقع ہو۔ تمام بنی آدم جملتاً اور ہر انسان فرداً فرداً سراسر بگڑا ہوا ہے چنانچہ اُسکی مرضی نیکی کے خلاف ہے اور اس کا ضمیر داغدار۔ اس کی سمجھ تاریک اس کے دل کی محبت خدا سے ہٹ کر اور اشیاء پر لگی ہوئی ہے اور اس کے دل کی خواہشیں بد ہو گئی ہیں اس لئے یہ نتیجہ صاف ہے کہ اگر روح پاک اس کے اندر ایک نئی نیچر پیدا نہ کرے اور اس کے دماغ کی تمام طاقتوں کو پانی سے کلام کے وسیلے غسل دے کر تبدیل نہ کرے یعنی اسکی روح کی گندگی کو اس طرح صاف نہ کر دے جسطرح پانی جسم کی میل کو صاف کرتا ہے۔ تب تک انسان خدا

کی پاک بادشاہت میں داخل ہونے کے لائق نہیں ہے۔

یہ بات قابل غور ہے کہ خداوند یسوع مسیح نے بنی آدم کی صرف دو قسموں کا ذکر کیا ہے۔ اول وہ جو جسمانی ہیں۔ دوم وہ جو روحانی ہیں جیسے تمام بنی آدم ان لوگوں سے طبعاً وابستہ ہیں جو جسم سے پیدا ہوئے ہیں اسی طرح ہم بھی۔ لہٰذا خدا کی بادشاہت کو دیکھ بھی نہیں سکتے ہم اپنی اس طبعی حالت سے بغیر روحانی پیدائش کے نکل نہیں سکتے کیونکہ وہی "جو روح سے پیدا ہوا ہے روح ہے" (یوحنا ۳: ۶) چونکہ ہم سب ایسے ماں باپ سے پیدا ہوئے ہیں جو خود گرے ہوئے اور بگڑے ہوئے تھے اس لئے ہم میں طبیعت کے فساد کا اثر وراثتاً موجود ہے۔ علاوہ ازیں "جسمانی مزاج خدا کا دشمن ہے کیونکہ نہ تو خدا کی شریعت کے تابع ہے اور نہ ہو سکتا ہے"! پس "وہ جو جسمانی ہیں وہ خدا کو خوش نہیں کر سکتے"۔ (رومی ۸: ۷ و ۸) اور وہ اسکی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتے۔ اخلاقی خوبیوں کی تلاش میں کوشش کرنا خدا کے نزدیک کچھ وقعت نہیں رکھتا۔ کیونکہ خداوند مسیح نے نقودیمس پر جو ایک بڑا صاحب اخلاق آدمی تھا ظاہر فرمایا کہ دنیا جسے اخلاقی خوبیوں کا پیمانہ سمجھتی ہے وہ کافی نہیں ہے اس لئے تجھ کو اس سے گہرے اور عمیق اور وسیع پیمانہ کی ضرورت ہے۔ خدا کا پیمانہ مورلیٹی (اخلاق) نہیں بلکہ روحانیت ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہو کہ وہ چاہتا ہے کہ انسان مسیح میں ہو۔

شاید اس جگہ کوئی شخص کہے کہ اس قسم کی باتیں پیش کرنا اُن لوگوں کو مذہب سے متنفر کرنا ہے جو دل سے دینی باتوں پر عمل کرنا چاہتے ہیں۔

لیکن ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ مذہبی باتوں کو ناقابل برداشت سمجھ کر دین سے الگ ہو جائیں تو یہ ہمارا قصور نہیں ہے کیا آپ اس بات کے جو نوشتوں میں پائی جاتی ہے قایل نہیں ہیں ؟ "دل سب چیزوں سے زیادہ حیلہ باز ہے۔ ہاں وہ نہایت فاسد ہے" (یرمیاہ ۱۷ : ۹) کیا آپ یہ نہیں مانتے کہ جسم میں ہو کر آپ خدا کے ساتھ مشابہت رکھنے کے عوض میں زیادہ تر شیطان سے مشابہ ہیں ؟ کہ گو لوگ آپ کو بہت ہی صاحب اخلاق سمجھتے ہیں تو بھی آپ خدا کو جاننے اور پیار کرنے اور اس کی خدمت بجا لانے کے قابل نہیں ہیں اور کہ آپ اس کی پاک بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتے۔ کیا آپ ایسا محسوس نہیں کرتے ؟ ہاں انسان کے لئے یہ ماننا کہ میری طبیعت بالکل بگڑی ہوئی تھی ایک مشکل کام ہے۔ اور سوائے روح پاک کے اور کوئی ماننے یہ قابلیت بخش نہیں سکتا۔ مگر کیا یسوع یہ کہہ کر کہ جس نے نئی پیدائش نہیں پائی وہ "جسم" ہے یہ ظاہر نہیں کرتا کہ ہماری حالت بالکل بگڑی ہوئی حالت ہے ؟ کیا وہ سنجیدگی سے اس بات کو روشن نہیں کرتا کہ جب تک نئی پیدائش حاصل نہ ہو تب تک کوئی شخص۔ ہاں نقودیمس جیسا صاحب اخلاق

صاحب علم اور صاحب تحقیق بھی خدا کی بادشاہت کو دیکھ نہیں سکتا اور نہ اس میں داخل ہو سکتا ہے؟ وہ یہ نہیں کہتا کہ شاید داخل نہ ہو وہ کہتا ہے داخل نہیں ہو سکتا ۔ گویا داخل ہونا اخلاقاً ناممکن ہے اور یہ عدم امکان اول اس سبب سے ہے کہ جسمیں داخل ہونا ہے وہ ایک بادشاہت ہے ۔ اور دوم اس لئے کہ جو داخل ہونے والا ہے وہ طبعاً مفسد ہے جنکو انارکسٹ کہتے ہیں ۔ یعنی وہ جو بادشاہی انتظام کے مخالف ہوتے ہیں ۔ بادشاہت کے مقرری قوانین اور انتظامات کو پسند نہیں کیا کرتے ۔ اسی طرح وہ شخص جو خدا کی بادشاہی کے قوانین سے نفرت رکھتا ہے اس کے نظم ونسق کو قبول کرکے باوفا رعایا میں داخل نہیں ہو سکتا ۔ پس ضرور ہے کہ قبل اس کے کہ خدا ہم میں سے کسی کو اپنی بادشاہی میں داخل ہونے دے ہماری طبیعت کو بالکل بدلے پس پیشتر اس کے کہ ہم باوفا رعایا ہو کر خوشی کے ساتھ اس کی بادشاہی میں بود و باش کریں یہ ضروری امر ہے کہ ہم ازسرنو پیدا ہوں اور نئے مخلوق بنکر اس کی شریعتوں کو اپنے دل پر نقش کرلیں ۔

کسی کالج کے پروفیسر نے کہا ہے اور بہت درست کہا ہے کہ "یہ ہماری فطرت کا اصول ہے کہ حقیقی خوشی کے لئے انسان کے مذاق مزاج اور عادات کے درمیان اور اسکی رہائش گاہ اور سوسائٹی اور کام کے درمیان ایک قسم کی مطابقت ہونی چاہئے ۔ اگر کسی بزدل کو میدان جنگ میں لاکر کھڑا کر دیں ۔ یا کسی بدچلن شخص کو عبادت کے

گھر میں لا بٹھائیں۔ یا کسی بے پروا اور عیاش دنیا دار کو کسی کے بستر مرگ کے پاس کھڑا کریں۔ یا کسی مدہوش شرابی کو پاک لوگوں کی صحبت میں رکھیں تو وہ ضرور خیال کریں گے کہ ہم ایک اجنبی جگہ میں آ گئے ہیں اُن کو وہاں خوشی حاصل نہیں ہو سکتی"۔ اسی طرح وہ لوگ جو سر نو پیدا نہیں ہوئے خدا کی بادشاہت سے نہ زمین پر اور نہ آسمان پر حظ اٹھا سکتے ہیں۔ کیونکہ لکھا ہے کہ نفسانی آدمی خدا کی روح کی باتیں قبول نہیں کرتا کیونکہ وہ اس کے نزدیک بے وقوفی کی باتیں ہیں اور نہ وہ انہیں سمجھ سکتا ہے کیونکہ وہ روحانی طور پر پرکھی جاتی ہیں" (۱ قرنتی ۲ : ۱۴)

یہ بات بہت اچھی ہے کہ اس از سر نو پیدا ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم آگے سے کچھ بہتر ہو جائیں بلکہ یہ کہ خدا خود ہم کو روحانی طور پر بالکل نیا بنا دے؟ یہ نکتہ اس گفتگو سے جو یسوع نے نقودیمس سے کی خوب روشن ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں "جب تک کوئی آدمی پانی اور روح سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا"۔ اس تبدیلی کو روح پاک زندہ پانی یعنی خدا کے کلام کے وسیلہ وقوع میں لاتی ہے۔ اس سے بیرونی اصلاح مراد نہیں بلکہ اندرونی تبدیلی۔ زندگی کی سچی بیرونی اصلاح کے لئے لازمی امر ہے کہ روح اندرونی طور پر از سر نو پیدا ہو۔ یہ تبدیلی اس قسم کی ہے کہ اگر باطن میں واقع ہو جائے تو ظاہر میں خود بخود نظر آتی ہے۔ پس اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی زندگی پاک ہو جائے تو ضرور ہے کہ آپ از سر نو

پیدا ہوں۔ اگر یہ از سر نو پیدا ہونے کا تجربہ آپ کو حاصل نہ ہو تو گناہ کے سبب سے رونا اور دعا مانگنا اور اس سے چھوٹنے کے لئے جدو جہد کرنا عبث ہے۔

لیکن ممکن ہے کہ آپ اس مشکل بات کو پڑھ کر دست حسرت ملیں اور کہیں کہ اگر یہ بات سچ ہے تو مجھے کچھ امید نہیں ہے۔ میں تو خدا کے سامنے زمین پر گرا ہوا ایک بیمار اور جاں بلب گناہ گار ہوں میرے لئے کوئی آسرا نہیں کیونکہ اس سر نو پیدا ہونے کا تجربہ میری رسائی سے باہر ہے۔

نہیں آپ کو نا امید نہیں ہونا چاہئے۔ البتہ خود سے نا امید ضرور ہونا چاہئے۔ کیونکہ آپ کی ذات کی بیماری لا علاج ہے۔ مگر اس بیماری سے شفا پانے کے لئے آپ کو اکیلے خداوند یسوع پر بھروسہ کرنا ہے (مرقس ۹: ۸)۔ کیا آپ از سر نو پیدا ہونا چاہتے ہیں؟ اگر آپ چاہتے ہیں تو یسوع آپ سے صرف یہ طلب کرتا ہے کہ آپ ابن آدم کو جو اونچے پر اٹھایا گیا ہے دیکھیں۔ وہ اسی طرح صلیب پر اٹھایا گیا جس طرح موسیٰ نے سانپ کو بیابان میں نیزہ پر اٹھایا تھا۔ آپ اپنی نسبت یہ کہتے ہیں کہ میں گرا ہوا اور نا امید۔ بیمار اور جاں بلب ہوں۔ اور آپ جینا چاہتے ہیں۔ اگر آپ کی یہ خواہش ہے تو آپ یسوع کے کلام کو جو اس نے نقودیمس سے گفتگو کرتے وقت اپنی زبان سے نکالا سنیں۔ وہ فرماتا ہے "خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا

کہ اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے"۔ (یوحنا ۳: ۱۶)۔

خدا نے اپنے بیٹے کو اس لئے نہیں بھیجا کہ وہ ہلاک ہوتے ہوئے بنی آدم پر یہ فتویٰ لگائے کہ وہ اپنی خراب اور بیمار حالت میں پڑے پڑے ہمیشہ ہلاک ہوتے رہیں۔ بلکہ اس لئے بھیجا ہے کہ وہ ان کے لئے اپنی جان دے اور انہیں معافی بخش کر ہلاکت سے بچائے۔ جو لوگ خرابی اور بدی کی بیماری سے شفا پا چکے ہیں وہ بھی ہم کو یہ نہیں بتاتے کہ ہم نے اپنی خراب حالت میں پڑے رہ کر اور نئی فطرت کے لئے رو رو کر ایمان کے بغیر کسی اور طریقہ سے "نئی پیدائش" پائی تھی۔ ان سب کی یہ گواہی ہے کہ "اس نے اپنی مرضی سے ہمیں کلام حق کے وسیلے سے پیدا کیا"۔ (یعقوب ۱: ۱۸) اور کہ "جس کا یہ ایمان ہے کہ یسوع ہی مسیح ہے وہ خدا سے پیدا ہوا ہے"۔ (۱ یوحنا ۵: ۱)۔ اب چونکہ انسان کو نئی پیدائش یسوع پر ایمان لانے سے حاصل ہوتی ہے لہٰذا اگر آپ اپنے جرم سے آزاد ہونا چاہتے ہیں تو اپنی آنکھیں اس صلیب پر لگاؤ جس پر یسوع نے ہمارا کفارہ دیا۔ اور اگر آپ جاننا چاہتے ہیں کہ سرِ نو پیدا ہونا کیا ہے اور چاہتے ہیں کہ آپ کی زندگی مسیح کے ساتھ خدا میں چھپ جائے تو اپنی نگاہ اس زندہ مسیح پر لگاؤ جو خدا تعالیٰ کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے۔ جسکے وسیلے سے آپ پرانی خلقت سے جس پر فتویٰ اور موت

کی مُہر لگی ہوئی تھی نکل آتے ہیں اور نئی خلقت میں جس میں راستبازی
اور زندگی پائی جاتی ہے داخل ہوتے ہیں۔ (دیکھو رومی ۶ اور اِفسی ۲)
یہی وہ صداقت ہے جو خداوند یسُوع نے نیکودیمس کے ساتھ گفتگو
کرتے وقت سکھائی۔ بلکہ یُوں کہنا چاہیئے کہ یوحنا کی ساری انجیل
خداوند مسیح کے خیال کی جو وہ اس مضمون کے متعلق رکھتا تھا گویا ایک
تفسیر ہے۔ کیونکہ اپنی انجیل کے آخر میں یوحنا فرماتا ہے "یہ اس لئے
لکھے گئے کہ تم ایمان لاؤ کہ یسُوع ہی خدا کا بیٹا مسیح ہے اور ایمان لاکر
اس کے نام سے زندگی پاؤ۔ (یوحنا ۲۰: ۳۱)

اگر آپ اب تک محسوس کرتے ہیں کہ آپ از سرِ نو پیدا ہونے
کے تجربہ سے ناواقف ہیں تو آپ اس گفتگو کو جو یسُوع اور نیکودیمس
کے درمیان واقع ہوئی توجہ سے پڑھیں۔ اور جب تیسری آیت سے
نویں آیت کے مطالعہ سے آپکی حالت آپ پر ظاہر ہو جائے تو آپ
کتاب بند کرکے اپنی حالت زار پر نوحہ نہ کریں بلکہ پڑھتے جائیں تا
وقتیکہ آپ کو اپنی موت اور خراب حالت سے نکلنے کا وہ سادہ اور پُرفضل
اور آزاد اور سچا طریقہ معلوم نہ ہو جائے جو خداوند مسیح نے ۱۴ اسے
۱۷ آیات میں ظاہر فرمایا ہے جہاں وہ اپنی کامل قربانی اور خدا
کی بے نظیر محبت اور پُرفضل ارادہ کا جو وہ گنہگاروں کی نجات کے
متعلق رکھتا ہے ذکر کرتا ہے اور نیز یہ بتاتا ہے کہ خدا ان کو جو مسیح
پر ایمان لاتے ہیں ہمیشہ کی زندگی دینے کو تیار ہے"۔ جس کے پاس

بیٹا ہے اس کے پاس زندگی ہے (۱ یوحنا ۵ : ۱۲)۔

یسُوع کے خُون پر ایمان لانا نجات کیلئے ضروری ہے

آٹھواں باب

خدا نے اپنے فضل اور خداوند مسیح کے کام پر جو گواہی دی ہے اس پر ایمان لانا گویا ان برکات کو حاصل کرنا ہے۔ جن پر خدا نے گواہی دی ہے۔ اور اس کی گواہی کو قبول کرنا یہ معنی رکھتا ہے۔ کہ ہم خدا پر اور اس کے بیٹے یسُوع مسیح پر بھروسہ رکھیں۔ اس لئے نوشتے اکثر بھروسہ کو نجات کا وسیلہ بتلاتے ہیں (چنانچہ زبور ول سے جابجا یہ بات ظاہر ہوتی ہے۔ دیکھو ۱۳ زبور آیت ۵ و ۵۲ و ۸ و ۱ تمطاؤس ۴ : ۱۰ و افسی ۱ : ۱۲) یہ مقامات گویا گنہگار سے مخاطب ہوکر یہ کہہ رہے ہیں دیکھ۔ کہ خدا کی وفاداری ایسی ہے کہ اگر تو اپنا معاملہ اس کے ہاتھ میں سونپ دے اور ہمیشہ کی زندگی

کے لئے اس پر بھروسہ رکھے تو تیری حالت خواہ کیسی ہی بد کیوں نہ ہو گئی ہو وہ تجھ کو ہمیشہ کی زندگی عطا فرمائیگا۔" اور اسی لئے یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہماری نجات خدا اور مسیح کے علم سے ہے۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ جب ہم خدا کو جیسا کہ اس نے اپنے آپ کو ہم پر ظاہر فرمایا ہے جان لیتے ہیں تو نجات پالیتے ہیں۔" ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ کو اکیلا سچا خدا اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں۔" (یوحنا ۱۷: ۳) اور اس سادگی کو اور بھی سادہ بنا دینے کے لئے رسول مسیح کی زندگی کے بڑے بڑے واقعات (مثل مرنے اور دفنائے جانے اور جی اُٹھنے) کی نسبت لکھتا ہُوا کہتا ہے "۔ اسی کے سبب تم بھی بچ جاتے ہو۔ اگر وہ خوشخبری جو میں نے تمہیں دی یاد رکھو (۱ قرنتی ۱۵: ۱ و ۲) گویا خدا چاہتا ہے کہ ہم جان جائیں کہ وہ طریقہ جس سے ہم مسیح میں پیوند ہو کر ہمیشہ کی زندگی پاتے ہیں یہ ہے کہ ہم "مسیح کو جانیں"۔ "اُسکی سنیں"۔ اور اس پر "بھروسہ رکھیں"۔ خدا کی گواہی لاینفک طور پر اس شخص یعنی مسیح سے مربوط ہے جسکی نسبت وہ گواہی دیتا ہے۔ اور جب اس گواہی کو ہم ایمان سے قبول کرتے ہیں تو ہم اس شخص یعنی مسیح سے جس کی نسبت گواہی دیگئی ہے مربوط ہو جاتے ہیں۔ پس ایمان وہ کڑی ہے جو ہم کو خدا اور اس کے بیٹے سے مربوط کر دیتی ہے۔ یہ رابطہ ہماری کسی خوبی کے سبب سے وقوع میں نہیں آتا۔ بلکہ صرف اس لئے کہ جو صداقت ہم پر ظاہر کیگئی ہے

اور جس پر ہم ایمان لائے ہیں وہ ہمیں مسیح اور خدا کے ساتھ ملا دیتا ہے۔ ایمان اور کچھ نہیں ہے سوائے اس کے کہ ایماندار مسیح کا دامن پکڑے۔ اور یہ اس وقت وقوع میں آتا ہے جب ہم اس سچائی کو جو مسیح کے بارے میں ظاہر ہوئی ہے قبول کر لیتے ہیں۔ "تم فضل کے سبب ایمان لا کے بچ گئے ہو اور یہ تم سے نہیں خدا کی بخشش ہے (افسی ۲: ۸)۔

پس ایمان وہ رشتہ ہے جو گنہگار اور خدا کی بخشش کو جو متعلق معافی اور زندگی کے ہے باہم مربوط کر دیتا ہے۔ معافی فقط ایمان سے ملتی ہے۔ اس ایمان سے جو خدا کے کلام کو سچ مانتا ہے اور اسکی اس بات کو برحق جانتا ہے کہ ہمیشہ کی زندگی خدا کے فضل سے اور خدا کے برّے کے وسیلے سے جو جہان کا گناہ اُٹھا لے جاتا ہے حاصل ہوتی ہے۔ (یوحنا ۱: ۲۹)۔

اب اگر آپ یہ کہیں کہ "میں کیا کروں میں تو ایمان لا نہیں سکتا" تو اس سے یہ ظاہر ہو گیا کہ آپ غلط راہ پہ جا رہے ہیں۔ آپ اس غلطی میں مُبتلا ہیں کہ ایمان لانا گویا آپکا کام ہے اور نہیں سمجھتے کہ ایمان سے مراد یہ ہے کہ جو کام کسی اور نے کیا ہے آپ اس کو نئیں آپ دلی اطمینان حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی آپ کو یہ خیال بھی ہے کہ جب میں ایمان لانے کا بڑا کام انجام دے دونگا۔ تب خدا مجھ کو اطمینان صلہ میں عطا کریگا۔ اس صورت میں ایمان گویا

اطمینان خریدنے کا دام ہُوا نہ وہ ہاتھ جو آگے بڑھکر اطمینان کو اس سے لیتا ہے جس نے اُسے خریدا ہے ۔ آپ یاد رکھیں کہ جب تک آپ ایمان کو قیمت سمجھتے رہیں گے تب تک آپ غلطی میں مُبتلا رہیں گے ۔ اور آپ کو کبھی سلامتی حاصل نہیں ہو گی ۔ ایمان کام نہیں ہے ۔ برعکس اس کے ایمان گویا کام سے ہٹ جانا ہے اس سے مُراد پہاڑ پر چڑھنا نہیں ہے بلکہ پہاڑ پر چڑھنے کی کوشش سے ہاتھ اُٹھانا اور مسیح کو اجازت دینا ہے کہ وہ ہمیں اپنی گود میں اُٹھا کر اوپر لے جائے ۔ آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ ایمان لانا آپ کا کام ہے اور کہ اسی کے وسیلے سے آپ کو نجات ملتی ہے اور یہ نہیں سوچتے کہ نجات ایمان نہیں دیتا نجات وہ شخص دیتا ہے جو مرجع آپ کے ایمان کا ہے اور جس کے بغیر آپ کا کوئی فعل بھی کام کا نہیں ہے خواہ وہ کیسی ہی اچھی طرح کیوں نہ کیا گیا ہو ۔ آپ شاید اپنے دل میں یہ کہہ رہے ہیں "ایمان کیسا با قدرت فعل ہے اور ایمان لانے کے لئے مجھے کیسی محنت کرنی ہے ۔ آہ ! میں کسطرح اس کام کو انجام دوں "۔ لیکن اس میں ایک افسوسناک غلطی کرتے ہیں اور وہ یہ کہ آپ خیال کرتے ہیں کہ آپ کا ایمان گویا آپ کے اطمینان کی بنیاد ہے ۔ حالانکہ اطمینان اس کے دیکھنے سے آتا ہے جسکی طرف آسمانی باپ آپ کی آنکھ پھیر رہا ہے اور جس کی نسبت وہ کہہ رہا ہے "میرے بندے کو جسے میں نے چُنا ہے دیکھو ۔ اُسکی

طرف اپنی آنکھ لگاؤ۔ اور اَور سب باتوں کو بھول جاؤ۔ اپنے ایمان کو اپنی توبہ کو۔ اپنے آپ کو غرضیکہ اپنے سب کچھ کو بھُول جاؤ اور اُسی کی طرف دیکھو۔" آپ کی نجات اُس میں ہے نہ کہ آپ کے کمزور اور نالائق ایمان میں اور اس سے اور نہ کہ آپ کے ایمان کی حرکت سے سچا اطمینان پیدا ہوتا ہے۔

شاید آپ یہ اعتراض بھی کریں کہ میں اپنے ایمان سے مطمئن نہیں ہوں۔ ہم آپ کی بات کو مانتے ہیں اور یہ بھی بتاتے ہیں کہ آپ اپنے ایمان سے کبھی بھی خوش نہیں ہونگے۔ اور اگر آپ یہ کہیں کہ میں جب تک اپنے ایمان کو کامل نہیں دیکھونگا تب تک میں خدا کے اطمینان کو قبول نہیں کرونگا۔ تو آپ کو زندگی کے اختتام تک انتظار کرنا پڑیگا۔ بائیبل یہ نہیں کہتی کہ "جب ہم اپنے ایمان سے مطمئن ہوئے تو ہم میں اور خدا میں میل ہوُا"۔ وہ یہ کہتی ہے جب ہم ایمان کے سبب راستباز ٹھیرے تو ہم میں اور خدا میں یسوُع مسیح کے وسیلے میل ہوُا" (رومی ۵ : ۱)۔ ایمان سے خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ مسیح اور اس کے کام سے خوش یا آسودہ ہونیکی ضرورت ہے۔ یہی بات ہے جسے خدا آپکے دل پر نقش کرنا چاہتا ہے۔ شاید آپ یہ کہیں کہ یسوُع سے تو میں مطمئن ہوں۔ اگر آپ اس سے مطمئن ہیں تو اس سے بڑھکر اور کس بات کی ضرورت ہے۔ کیا یسوُع سے مطمئن ہونا آپ کے یا کسی گنہگار کے لئے کافی نہیں ہے۔ اور کیا

یہی سب سے اچھا ایمان نہیں ہے۔ اس سے خوش ہونا گویا اس پر سچا ایمان لانا ہے۔ اس کے خون سے تسلی پانا اس کے خون پر ایمان لانا ہے۔ اس سے بڑھ کر آپ کو اور کیا چاہئے ؟ کیا آپ کا ایمان آپ کو کوئی ایسی چیز دیگا جو مسیح نہیں دے سکتا ؟ آپ اپنے ایمان کو قیمت یا رشوت یا کسی طرح کا سرمایۂ ثواب نہ خیال کریں کیا یہی بات ایمان کی جان نہیں ہے کہ انسان مسیح سے اطمینان پائے ؟ کیا آپ اس میں اور جو اس نے کیا ہے اس سے پورے پورے طور پر مطمئن ہیں ؟ اگر ہیں تو اپنے دل کو ایمان کی صحت یا مضبوطی کی نسبت تکلیف نہ دیں بلکہ اس بات سے شاداں ہوں کہ آپ اس سے جس کا جاننا سلامتی اور زندگی اور نجات ہے آسودہ ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ میں اپنے ایمان سے خوش نہیں ہوں۔ ہم خوش ہیں کہ آپ کا یہ حال ہے۔ اگر آپ خوش ہوتے تو آپ اصل راہ سے بہت دُور چلے جاتے۔ کیا کلام کسی جگہ بتاتا ہے کہ آپ جب اپنے ایمان سے خوش ہونگے تو آپ نجات پائیں گے ؟ کیا وہ یہ نہیں ظاہر کرتا کہ آپ کو آخر تک اپنے اوپر اور ایمان کے اوپر اور کسی بات پر خواہ وہ باطن میں ہو یا ظاہر میں فخر نہیں کرنا ہے۔ بلکہ محض یسُوع مسیح پر تکیہ کر کے اُسی مسیح سے آسودہ ہونا ہے۔ آپ کیا اس میں اطمینان پاتے ہیں ؟ اگر پاتے ہیں تو سلامتی سے جائیں۔ کیونکہ اگر وہ آپ کو اطمینان نہیں دیسکتا تو پھر آسمان اور

زمین پر کوئی اور چیز ایسی نہیں ہے جو آپ کو اطمینان بخش سکے۔ اگر آپ کا ایمان ایسا کامل ہو جائے کہ آپ اس سے پورے پورے طور پر خوش ہو جائیں تو بھی اس سے آپ کو ضمیر کی شانتی حاصل نہیں ہوگی۔ اور نہ آپ اپنے وحشت انگیز اندیشوں سے رہائی پائینگے پس یاد رہے کہ ایمان فی نفسہ نہ آپ کو اطمینان بخش سکتا ہے اور نہ زندگی۔ ایمان کی اُنگلی فقط مسیح کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اسکی آواز آپ کو مطلع کرتی ہے کہ آپ صرف اسی کو دیکھیں۔ اس کا کام ہی یہی ہے کہ آپ کو خود سے اور اپنے ایمان پر سوچنے سے ہٹاکر مسیح کی طرف متوجہ کرے تاکہ آپ اس سے آسودہ ہوں اور آسودہ ہوکر خوشی اور اطمینان سے بھر جائیں۔ کسی نے خوب کہا ہے کہ ایمان وہ شئے نہیں جو ہم محسوس کرتے ہیں۔ ایمان ایک سادہ سا بھروسہ ہے۔ جو ان ساری باتوں کو جو خدا نے مسیح راستباز کی بنسبت فرمائی ہیں قبول کرتا ہے۔ میں کیا کروں کہ میں نجات پاؤں۔ خداوند یسوع پر ایمان لا تو تو نجات پائیگا (اعمال ۱۶: ۳۰-۳۱)

"جب ہم ہنوز کمزور تھے مسیح عین وقت پر بے دینوں کے لئے مؤا" (رومیوں ۵: ۶)۔ "میں نے تیری خطاؤں کو بادل کی مانند اور تیرے گناہوں کو گھٹا کی مانند مٹا ڈالا میری طرف پھر آ کہ میں نے تیرا فدیہ دیا ہے" (یسعیاہ ۴۴: ۲۲)۔

قابل یادرات - سپرجن صاحب کا وعظ

میں وہ لہو دیکھ کے تم سے درگذروں گا

خروج ۱۲ : ۱۳ دیکھو

خدا کے بندے ہمیشہ محفوظ ہیں - لیکن وہ فقط لہو کے وسیلے سے محفوظ ہیں - ان کی پیشانی پر لہو کا نشان لگا ہوا ہے - وہ مسیح کے بیش قیمت خون سے خریدے گئے ہیں - کوئی شے ان کو نقصان نہیں پہنچا سکتی کیونکہ " لہو " ان پر چھڑکا ہوا ہے - مصر میں اس قابل یادرات کو ایسا ہی ہوا - کیونکہ خدا نے ان کے دروازوں کی چوکھٹوں پر لہو کا نشان دیکھا - اور ان سے درگذرا - اسی قسم کی رہائی ہم کو حاصل ہوتی ہے - ان کے یہاں فسح کے برے کا خون چھڑکا گیا تھا - لیکن ہماری محافظت کے لئے خدا کے برے کا خون ہے - یعنی خدا کے مقرر کئے ہوئے برے کا خون - یسوع مسیح اس دنیا میں بغیر مقرر ہوئے نہیں آیا - اس کو اس کے باپ نے بھیجا تھا - اسکا لہو اے گنہگار اخدا

کو بہت پسندیدہ ہے۔ کیونکہ اسکو اسی نے نجات دہندہ مقرر کیا ہے اور اسی لئے ہماری بدکاری اس پر لادی ہے۔ یہ خدا ہی کی مرضی تھی۔ کہ یسُوع کا خون بہایا جائے۔ یسُوع تمام بنی آدم کے لئے خدا کا چُنا ہوُا نجات دہندہ ہے۔ اے گنہگار وہ تجھ کو بھی بچا سکتا ہے۔

مسیح یسُوع برّے کی طرح نہ صرف خدا کا مقرر کیا ہوُا ہے بلکہ بے داغ بھی ہے۔ اگر مسیح میں ایک گناہ بھی ہوتا تو وہ ہمارا نجات دہندہ نہ ہو سکتا۔ لیکن اُسمیں کوئی گناہ نہ تھا۔ پس آپ اپنی آنکھیں صلیب کی طرف اٹھائیں اور وہاں یسُوع کو اپنے لئے خون بہاتے اور جان دیتے ہوئے دیکھیں۔ کیونکہ اُس نے اپنے گناہ کا نہیں بلکہ ہمارے گناہ کا کفارہ دیا ہے۔

خداوند یسُوع کا خون آپ کو بھی بچا سکتا ہے۔ کیونکہ وہ راستباز ناراستوں کے لئے مؤا۔ شاید کوئی یہ پُوچھے کہ مسیح کے خون میں بچانے کی یہ طاقت کہاں سے آگئی اس کا جواب یہ ہے کہ مسیح خود خدا ہے اگر وہ انسان ہوتا تو اس کے لہو میں یہ بچانے والی تاثیر نہ ہوتی۔ برّہ ہر سال ذبح کیا جاتا تھا۔ لیکن مسیح نے ایک ہی دفعہ اپنی قربانی سے ان سب کا گناہ جو اس پر ایمان لاتے ہیں دور کر دیا۔ اس نے فرمایا "پورا ہوُا" ان الفاظ کو اپنے کانوں میں گونجنے دو۔

یسُوع مسیح کا خون وہ خون ہے جو مقبول ہو چکا ہے۔ وہ مؤا اور دفن ہوُا۔ لیکن نہ آسمان اور نہ زمین یہ بتلا سکتے تھے کہ خدا نے فدیہ

قبول کیا ہے یا نہیں ۔ یہ ضرور تھا کہ جب تک خدا اپنے بندوں کی مخلصی پر مُہر نہ کرے تب تک وہ موت کے بند میں جکڑا رہے ۔ اس کا لہو قبول کیا گیا اور گناہ معاف ہُوا ۔

تھوڑی دیر کے لئے مسیح کی تصویر جب کہ وہ صلیب پر لٹکا ہُوا تھا کھینچیں ۔ اپنی آنکھ اُٹھائیں اور ان تین صلیبوں کو دیکھیں بیچ والی پر مسیح کی پیشانی کو جو کانٹوں کے تاج سے آراستہ ہے دیکھیں ۔ اس کے ہاتھوں کو دیکھیں جو لعنتی کاٹھ پر میخوں سے گڑے ہوئے ہیں ۔ آپ اُس کے چہرے کو دیکھیں جو دوسروں کے چہروں کی نسبت زیادہ پژمردہ ہے ۔ اس کا سر موت کی جانکنی کے سبب سے اسکی چھاتی پر جُھکا جاتا ہے ۔ وہ حقیقی انسان تھا ۔ اور اسکی صلیب بھی ایک حقیقی واقعہ تھا ۔ آپ ان باتوں کو وہم یا قصہ نہ سمجھیں مسیح ایک حقیقی شخص تھا اور وہ اسی طرح جیسا کہ ہم بیان کر رہے ہیں مُوا ۔ اب تھوڑی دیر کے لئے آپ خاموش ہو کر یہ سوچیں "اس آدمی کا خون جسے میں مرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں میرا فدیہ ہے اگر میں چاہتا ہوں کہ میں نجات پاؤں تو یہ ضروری امر ہے کہ جو دکھ اُس نے سہا ہے اس پر تکیہ کرو خدا فرماتا ہے "وہ لہو دیکھ کے میں تم سے درگذر رونگا"

آپ یاد رکھیں کہ فقط یسُوع کا خون ہی بچا سکتا ہے ۔ اگر اُس رات کوئی نادان اسرائیلی خدا کے حکم کی تحقیر کرتا اور یہ کہتا کہ میں چوکھٹ پر کچھ اور چیز بھی لگاؤنگا یا اس کو جواہرات سے آراستہ کروں گا یا

اس پر سونا چاندی مڑھونگا۔ تو وہ ضرور ہلاک ہوتا کیونکہ سوائے لہو کے
اور کوئی چیز اس کے گھر کو محفوظ نہیں رکھ سکتی تھی۔
اسی طرح سوائے اس لہو کے جو رکھی گئی ہے۔ یعنی سوائے یسوع کے
اور کوئی نیو انسان نہیں رکھ سکتا۔ میرے کام۔ میری دعائیں۔ میرے
آنسو مجھ کو بچا نہیں سکتے۔ صرف لہو ہی بچانے کی طاقت رکھتا ہے۔
سکرمینٹ بھی ہم کو نہیں بچا سکتی۔ ہاں یسوع کے خون کے بغیر اور
کوئی شے نجات دینے کی طاقت نہیں رکھتی۔ افسوس اگر آپ بپتسمہ
یا مستقیم ہونے یا عشائے ربانی پر اپنی نجات کا بھروسہ رکھتے ہیں کیونکہ
سوائے یسوع کے خون کے اور کوئی شے ہم کو مخلصی نہیں دے سکتی
اگر کوئی دستور برحق ہی کیوں نہ ہو اور اس کے ادا کرنے کی صورت
بھی درست کیوں نہ ہو اور اس کا استعمال بھی کلام کے مطابق ہو تو
بھی وہ آپ کے لئے بطلان ہوگا اگر آپ اپنی نجات کے لئے اس پر
تکیہ کرتے ہیں۔ خدا نہ کرے کہ ہم مسیحی دستوروں کے خلاف یا پاک
باتوں کے برعکس کوئی کلمہ اپنی زبان سے نکالیں۔ ہم جو کہنا چاہتے
ہیں وہ یہ ہے کہ ہمیں ان باتوں کو ان کی جگہ پر رکھنا چاہئے لیکن
اگر آپ ان کو اپنی نجات کی بنیاد بنائینگے تو وہ سایہ سے بھی زیادہ
کمزور اور بے حقیقت ثابت ہونگی۔ ہم پھر کہتے ہیں کہ سوائے یسوع
کے خون کے اور کسی شے میں نجات بخش طاقت کا ایک ذرہ بھی نہیں
پایا جاتا۔ فقط وہی خون بچانے کی طاقت رکھتا ہے۔ وہی خون ہماری

نجات کا چٹان ہے۔

اکیلا وہی خون بچائیگا۔ اگر آپ نے کسی اور چیز کو اس کے ساتھ ملایا ہے۔ تو آپ برباد ہو جائینگے۔ اگر اس کے ساتھ کسی اور کو شریک کیا ہے تو آپ تباہ ہو جائینگے۔

شاید کوئی یہ کہے کہ یہ سچ ہے کہ سکرمینٹ مجھ کو بچا نہیں سکتی ہیں لیکن میں ان پر بھی اور مسیح پر بھی بھروسہ رکھونگا۔ اگر آپ ایسا مانتے ہیں تو ہلاکت کے پنجہ میں گرفتار رہیں۔ کیونکہ مسیح اس امر میں اپنی شان اور عزت کے متعلق نہایت ہی غیور ہے۔ یہاں تک کہ جو چیز اسکی ہمتا بنائی جاتی ہے وہ خواہ کیسی ہی اچھی کیوں نہ ہو شرک کے سبب سے لعنتی بن جاتی ہے۔ پر وہ ہے کیا چیز جسکو آپ مسیح کے برابر جگہ دینگے؟ کیا وہ آپ کے اچھے کام ہیں؟ کیا آپ ایک کِرم کو فرشتہ کے ساتھ ایک ہی جوئے میں لگائینگے؟ آپ کے کام کیا ہیں؟ گندی دھجیاں! کیا آپ کی گندی دھجیاں مسیح کی بے داغ راستبازی کی شریک ہونگی؟ ایسا نہیں ہوسکتا۔ پس آپ فقط مسیح پر تکیہ کریں اور پھر آپ ہلاک نہیں ہونگے۔ لیکن اگر کسی اور بات کو اس کے ساتھ ملا کر تکیہ اس پر کرینگے تو آپ اسی طرح ہلاک ہونگے جس طرح اس وقت ہوتے جب کہ آپ اپنے گناہوں پر نجات کے لئے تکیہ کرتے۔ فقط یسوع ہاں وہی اکیلا ہماری نجات کی چٹان ہے۔

ہم کسی اور شخص کو یہ کہتے سنتے ہیں "اگر میں اپنے گناہوں کو زیادہ

محسوس کرتا تو میں مسیح پر بھروسہ رکھ سکتا"۔ پر صاحب کیا آپکی توبہ آدھا نجات دہندہ بنیگی؟ آپکو مسیح کا لہو بچائیگا نہ آپ کے آنسو۔ مسیح کی موت نہ کہ آپکی توبہ۔ آپ کو یہ حکم ملا ہے کہ آپ آج ہی مسیح پر ایمان لائیں۔ یہ حکم نہیں ملا کہ آپ ان خیالات پر جو گناہ کی شناخت سے پیدا ہوتے ہیں ایمان لائیں بہت لوگ ایسی تکلیف میں مبتلا ہوجاتے ہیں کیونکہ وہ مسیح کی نسبت توبہ کی طرف زیادہ دیکھتے ہیں لیکن آپ اگر حشر تک روتے رہیں اور جوش سے کام کرتے رہیں تو بھی گناہوں کا کفارہ نہ ہوگا۔ مسیح اور اکیلا مسیح ہی نجات دینے والا ہے۔

شاید کوئی اور شخص یہ کہہ رہا ہے "میں مسیح کے خون کی ایسی قدر نہیں کرتا جیسی مجھ کو کرنی چاہئے۔ اس لئے میں ایمان لاتے ہوئے ڈرتا ہوں"۔ پیارے دوست یہ اُس غلطی کا ایک نیا پہلو ہے دیکھو خدا یہ نہیں کہتا کہ جب میں یہ دیکھوں گا کہ تم مسیح کے خون کی کیسی قدر کرتے ہو تب میں درگذر روں گا۔ وہ صرف یہ کہتا ہے کہ جب لہو کو دیکھوں گا تب درگذر روں گا۔ پس جیسا ہم نے پہلے کہا ویسا ہی اب کہتے ہیں کہ وہی اکیلا عالی شان لہو ہم کو بچا سکتا ہے۔

ایکبار اور شخص یہ کہہ رہا ہے "اگر مجھ میں زیادہ ایمان ہوتا تو مجھ کو امید ہوتی"۔ یہ خیال بھی اُسی غلطی کا ایک دوسرا مہلک پہلو ہے۔ کیونکہ آپ کی نجات ایمان کی خوبی یا تاثیر سے نہیں۔ وہ تو مسیح کے خون کی خوبی سے ہے۔ ہم آپ کو ضرور کہینگے کہ آپ ایمان لائیں۔ لیکن ہم یہ نہیں کہینگے کہ آپ اپنے ایمان کو نجات کی بنیاد سمجھیں۔ کوئی شخص جو

اپنے ایمان پر بھروسہ رکھنا ہے آسمان کو نہیں جائیگا۔ ایمان پر بھروسہ کرنا ایسا ہی ہے جیسے اپنے اعمال پر بھروسہ کرنا ہوتا ہے۔ ایمان بغیر مسیح کے کچھ نہیں ہے۔ پس آپ ایمان کی طرف نہیں مسیح کی طرف دیکھیں نجات اس بات سے نہیں کہ آپ نے مسیح کو پکڑا ہے۔ نجات اس بات سے ہے کہ مسیح نے آپ کو پکڑا ہے۔ پس آپ اپنے ایمان کی تاثیر سے نہیں بلکہ روح کے وسیلے مسیح کے خون کی تاثیر سے نجات پاتے ہیں۔

ہم نہیں جانتے کہ کس طرح شیطان کے پیچھے پیچھے جا کر ان سارے کاموں کو دیکھیں جو وہ انسان کے دل کے اندر کرتا ہے۔ مگر اتنا جانتے ہیں کہ وہ اس صداقت کے برخلاف اپنا سارا زور لگاتا ہے۔ تو بھی ہمکو یاد رکھنا چاہیئے کہ محض مسیح کا لہو ہمکو نجات دینے کی طاقت رکھتا ہے۔ سوائے اس کے اور کوئی طاقت ہم کو نجات نہیں دے سکتی۔

پھر شاید کوئی یہ کہے "اگر مجھ کو یہ یا وہ تجربہ حاصل ہوتا تو میں مسیح پر بھروسہ رکھ سکتا"۔ پیارے دوست آپ یاد رکھیں کہ خدا نے نہیں فرمایا کہ اگر میں تمہارا تجربہ دیکھوں گا تو درگذر کرونگا۔ وہ کہتا ہے کہ اگر میں مسیح کا لہو دیکھونگا تو درگذر کرونگا۔ پھر شاید کوئی یہ کہے کہ "اگر میں مسیحی خوبیاں حاصل کر لوں تو نجات کی امید رکھ سکوں گا" یہ بھی غلط ہے کیونکہ خداوند نہیں کہتا کہ اگر خوبیاں دیکھوں گا تو درگذر کرونگا وہ فرماتا ہے کہ جب خون دیکھوں گا تو درگذر رونگا۔ آپ تمام خوبیاں حاصل کریں۔ ایمان اور محبت اور امید میں بڑھتے جائیں مگر ان کو مسیح

کے خون کی جگہ نہ دیں۔

دوسرا خیال یاد رکھنے کے قابل یہ ہے کہ مسیح کا خون کافی و وافی ہے کوئی گناہ ایسا نہیں۔ گناہوں کی کثرت ایسی نہیں۔ گناہوں کا جُرم ایسا نہیں کہ مسیح کا خون اسے دور نہ کر سکے۔ چاہے آپ پر گناہ کا دوہرا دوہرا رنگ چڑھا ہوا ہو اور آپ ستر برس تک گناہ کے پنجہ میں گرفتار رہے ہوں تو بھی مسیح کا خون آپ کو نجات دے سکتا ہے۔ آپ خواہ ہر سانس کے ساتھ اس کے نام پر کفر بکتے رہے ہوں خواہ آپ نے ہر دفعہ جب اس کا پاک نام سُنا اس کو رد کیا ہو۔ خواہ اُس کی الوہیت سے انکار کیا ہو یا اس کے لوگوں کو ستایا ہو اور اس کے لہو کو پاؤں کے نیچے پامال کیا ہو تو بھی ان سب داغوں کو اس کا خون دھو سکتا ہے "یسوع مسیح کا خون ہمیں سب گناہ سے پاک کرتا ہے"۔

کوئی انسان خواہ وہ شیطان بصورت انسان ہی کیوں نہ ہو ایسا نہیں ہے جسے مسیح کا خون دھو کر صاف نہ کر سکے۔ اس کے دل کو خواہ دوزخ نے گناہ پر گناہ جمع کر کے ایسا بنا دیا ہو کہ تمام بنی آدم اس سے نفرت کرتے ہوں۔ تو بھی مسیح کا خون اس نفرت انگیز شخص کو تبدیل کر سکتا ہے اس نے مگدلینی کے سات دیوؤں کو نکالا۔ بد روحوں کے ستائے ہوؤں کے دیوانہ پن کو دور کیا۔ جسم میں ہر جگہ سرایت کئے ہوئے کوڑھ کو پاک صاف کیا۔ کوئی روحانی مرض ایسا نہیں ہے جس کو یہ لاثانی حکیم دور نہ کر سکے۔ یہی تمام امراض کا علاج

ہے۔ کوئی بیماری ایسی نہیں ہے جو مسیح کے لہو سے اچھی نہ ہوسکے۔ یہ خون کافی ووافی ہے۔

ایک اور بات توجہ طلب ہے اور وہ یہ کہ مسیح کا لہُو یقیناً بچائیگا۔ شاید کوئی شخص جو مسیح پر ایمان لایا ہے یہ کہہ رہا ہے "خیر مجھ کو امید ہے کہ مسیح کا لہُو مجھ کو بچائیگا" عزیز دوست ایسا کہنا گویا خدا کی عزت پر بٹا لگانا ہے۔ بھلا اگر کوئی شخص آپ کے ساتھ کسی بات کا وعدہ کرے اور آپ اسکی نسبت یہ کہیں کہ مجھ کو امید ہے کہ وہ اس کو پورا کریگا تو کیا اس سے کم ازکم آپ یہ ظاہر نہیں کرینگے کہ آپ کے دل میں ایفائے وعدہ کی نسبت کچھ شک ہے؟ کیا ایماندار کے لئے یہ کہنا کہ مجھے امید ہے کہ مسیح کا لہُو میرے گناہ کو دھوویگا واجب ہے؟ میں جانتا ہوں کہ میرا گناہ اس کے خون سے دھویا گیا ہے۔ سچا ایمان وہی ہے جو یہ نہیں کہتا کہ مجھے امید ہے کہ مسیح کا خون گناہ کو دور کریگا۔ بلکہ یقینی طور پر یہ کہتا ہے کہ "میں جانتا ہوں کہ وہ گناہ کو صاف کرتا ہے۔ جوں ہی وہ میرے ضمیر پر لگایا گیا اس نے اُسے دھو ڈالا اور اب تک دھو رہا ہے"۔

جو اسرائیلی اپنے ایمان کا پکا تھا اس نے اپنے گھر کے اندر جاکر یہ نہیں کہا کہ "میں امید کرتا ہوں کہ ہلاک کرنے والا فرشتہ مجھ سے درگذر کریگا" وہ کہتا تھا "میں جانتا ہوں کہ خدا مجھ کو نہیں ماریگا۔

خون میرے گھر کی چوکھٹ پر لگا ہوا ہے۔ لہذا مجھ کو ہلاکت کا ذرا بھی اندیشہ نہیں ہے۔ میں محفوظ ہوں اور محفوظ رہوں گا۔" جو کوئی یسوع مسیح پر ایمان لاتا ہے ہلاک نہ ہوگا بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائیگا۔

اے گنہگار دوست اگر آپ مسیح کے لہو پر بھروسہ رکھیں تو ہم کو سر مو شک نہیں کہ آیا نجات پائینگے۔ لہذا ہم آپ سے منت کرتے ہیں کہ آپ یہ ایمان لائیں کہ اس کا خون پاک صاف کر سکتا ہے۔ آپ یہ نہ کہیں کہ ممکن ہے کہ وہ مجھ کو پاک صاف کرے بلکہ یہ کہیں کہ وہ مجھے ضرور پاک صاف کریگا۔

آخری بات یہ ہے کہ مسیح کا لہو کامل طور پر بچا سکتا ہے۔ جو اسرائیلی مصر میں خدا کے وعدہ پر ایمان لایا اس کا ایک بال بھی برباد نہ ہوا۔ اسی طرح جو شخص مسیح کے لہو پر ایمان لاتا ہے وہ تمام گناہوں سے نجات پاتا ہے۔ ایک دفعہ ایک شخص شہید ہونے سے پیشتر بانر صاحب کے پاس لایا گیا۔ جب اس نے اپنے ایمان کا جو مسیح پر رکھتا تھا اظہار کیا تو بانر صاحب نے کہا کہ "تم بدعتی ہو اور ہلاک ہو گے۔" اس نے رومیوں کے آٹھویں باب کی مشہور آیت کا پرانا ترجمہ استعمال کر کے کہا "وہ جو یسوع مسیح پر ایمان لاتے ہیں ہلاک نہیں ہونگے۔" ہم اس ترجمہ کو پسند کرتے ہیں کیا عمدہ اور شیریں خیال ہے کہ وہ جن پر مسیح کے خون کا نشان لگا ہوا ہے وہ ہلاک نہ ہونگے۔ ان کا ہلاک ہونا ناممکن ہے اگر خون دروازے کے دائیں بائیں اور

چوکھٹ پر لگا ہوا ہو۔ پھر ہلاکت کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ مصر کیلئے ہلاک کرنے والا فرشتہ ہے۔ مگر اسرائیل کے لئے نہیں ہے۔ شریر کے لئے دوزخ ہے مگر راستباز کے لئے کوئی دوزخ نہیں ہے۔ مسیح پوری پوری نجات دیتا ہے۔ اس میں ہر ایک گناہ دور اور ہر برکت نصیب ہوتی ہے۔

ہم نے مسیح کے لہو کی تاثیر کی خوبی کو دکھایا۔ مگر کون اسکی قدر و منزلت کا بیان کرسکتا ہے۔ دعا ہے کہ رُوح القدس آپ میں سے بہتوں کو یہ توفیق بخشے کہ آپ پورے پورے طور پر اور سادگی کے ساتھ مسیح کے خون پر تکیہ کریں۔ آپ مسیح کو صلیب پر دیکھیں اور کہیں "اے خداوند میں تجھ پر بھروسہ کرتا ہوں میرے پاس اور کچھ نہیں ہے جس پر میں تکیہ کروں۔ چاہے میں پار لگوں چاہے میں ڈوبوں میں تجھی پر تکیہ کرونگا"۔ اور اے گنہگار دوست تو جو گناہوں میں مبتلا ہے تو جب ایمان لائیگا تو یقیناً نجات پائیگا کیونکہ وہ جو ایمان لاتا ہے اس کے گناہ خواہ کیسے ہی بیشمار کیوں نہ ہوں وہ ضرور نجات پائیگا۔ لیکن وہ جو ایمان نہیں لاتا اسکے گناہ خواہ کتنے ہی تھوڑے کیوں نہ ہوں اور اس کے کام کیسے ہی اچھے کیوں نہ ہوں وہ ضرور ہلاک ہوگا۔ صرف مسیح پر بھروسہ رکھو۔ فقط مسیح آپ کا ملجا اور ماوا ہو۔

